

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب حرکت کائنات خلاصی گو (نمبر ۸۵)

Al-Furqan

يا همام احقر العبيد راجي رحمت رب شيد محمد ايد شيد غفر له الله الحميد

مَطْمَعٌ مَحْمُودٌ وَمَطْمَعٌ مَحْمُودٌ

THE UNIVERSITY OF CHICAGO

جو کہ ازل سے ہر قسم کی کتابیں بن کر آج تک پہنچائیں گے اور ان میں سے بعض کتابیں جو کہ اب تک کے کتب خانوں میں نہ تھیں ان کو بھی جمع کیا جائے گا اور ان کو بطور تحفہ پیش کیا جائے گا۔

۱۰۰

[illegible]

تہ ارجو وصال صنما
بوسل جانان مرا تمنا
م کر ملنے کی ہے تمنا

یہ فیضانِ موسیٰ
لفظِ ارنی صد اموی
یہ بقیہ ارنی نے مجھ کو مارا

九

۳

میرزا علی محمد خاں صاحب
میرزا آقاخان صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

مجلس علمای اسلام آباد

والتدريس في ذلك

یہ ہے کہ یہ کتاب

سید بنابر عشق منشا

مکتبہ دارالافتاء دارالاحیاء

بما حفظ الله ربنا من

کتابخانه

اُجڑت غوغا بسیر اور ایت قنیا سیر فیما
 دسا رحا علی فراق فان جدناک نفم حا لے
 اذ القنیا حبیبی فوحت دجا بلست دم
 ودرین فی علیک جبا طون حو لک کشل کعبہ
 زنا عشقش چہ بسوزم صول جانان اتنا
 با صطرا بی یل خونم با فطر ارنی ندایم
 کہ چند غافل حال سکین عشق اکسین کو خدا سرا
 ز جان ل سبک انم محبت بن بسویش دولی

خان تهنی بوصول ضامن فانت و الله اهل ذالک
چه قتل سازی من گدار کجاست بجا و چیست ماوی

جیب یکم صحرادید مجنون بشوق یلی
هلاک گشتیم و فرات اگر بینم حیات یا کم
اگر بینم آن جیبی بپا بوسی میفتم الاسر
چرا نازم قد جان بگرد یا یک دست قتل

اگر تو خواهی بواسطه ضامن قسم خدا را که ممکن از تو
فان تفرج بقبل نفس فاین ملما و کیف ما وے

اُحِبُّ قَابِلِيَّةَ اِدْرِ اُسَيْتَ قَيْسِيَّةَ سِرْفِيَا
وَسَا حَالِي عَلٰی فِرَاقِ فَاؤُجْدَنِكَ اَنْعَمَ حَالِ
اِذَا الْقَيْنَا جَبِيْبِي ثَمَّتِ وَجَبَّ اَبْلَسِي سَدَمِ

فان تقي فبقول فني كجاست مجا و جيت
جيت دياريم صحر ايت قيسا سير نما
ازانه خوش بول بوز نمده ارج وصال شما
هناك گنج خود ز فراق تان جداك گم نصلي
با فطر الى ان به خواهم بيارني تدر اسوي
اگر بيم نم

دewan Khatri

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر
 چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
 چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
 چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر	چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
---	---

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر	چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
---	---

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر	چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
---	---

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر

اگر تو خدای بوسل ضامن تو هستی بر آسمان مظهر
 چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
 چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی
 چرا از نام تو در حق تو میگویند که تو هستی

جانبہ سے کو چوب بے غافل سب کجا
 با تھین پتہ بندہ بے قائل سب کجا
 نوحہ نو خیز آسین جی نائل سب کجا
 رازنی فکرم سے بغیر غافل سب کجا

بازوی تقویٰ و زہد لیکے اڑی باریک اچھا نہوا کے مسیح تم سے یہ بیمار ہجر خانہ چشتی نہیں یا رجا کو ہے بیٹھا ہوا کعبہ و دیر و حرم کوں مکان جان دل	شمع سے پروانہ کو مل گئے پر دیکھنا چرخ چارم سو یاں تم بھی تر دیکھنا بروہ درمی دیکھنا ورنہ در دیکھنا اُسکے بغیر از کوئی غالی نہ گھر دیکھنا
---	---

سُنتے ہیں آئین گے وہ لاشہ عاشق پہ یار تو بھی تو صنّامن کبھی دو گھڑی مرد دیکھنا

ہکو دیکھے جو کسی نے نہیں بسمل دیکھا عشق بازی کو ملا مکے نے تو مشکل دیکھا موزن عشق کو دریا میں نہٹا ڈوب گئے مثل گل چاک کیا ہم نے گریبان اپنا کیا ہی لذت تری شمشیر میں ہوا تو قاتل ہو گیا لکڑے جگر مثل کتان پیش قدم عیش فردوس ہوا در ہر پہلی یان کامل جسکو دیکھا اُسے مارا نظر پیار سے یار سرٹھیا یا نہ کبھی سجدے سے گشتے نے تری	تیغ بران کے تلے شکر کا قابل دیکھا اس گران بار کا انسان کو حامل دیکھا بحر الفت کا کسی نو نہیں ساحل دیکھا جب کراں اس پر نشین کو سر محفل دیکھا لب ہر زخم کو تر آب کا سائل دیکھا لطف کے تو فوجے اے مہر کامل دیکھا جسے دل بھر کے تجھے ماہ شامل دیکھا مینے آنکھوں میں ترے زہر ملا مل دیکھا زیر شمشیر عبادت میں یہ کامل دیکھا
--	--

دل بھی جا بجا جو غم جو کجا
 باقی جو کچھ جا بجا عشق نے کجا
 چینی کھینچ جا بجا عشق نے کجا
 کھانے کھا بجا عشق نے کجا

دل قید الفت یا نہ جو کجا
 کھانے کھا بجا عشق نے کجا

دوستان صفا
 کس قدر ہماری جان پہ نازل ہوا
 ہفت تلک وہ یار تو ہم سے خفا رہا
 غفلت میں اسی میں ہی قضا سے مارا
 مژدہ نہ دے کوئی ہم خفا دشت کو
 جوتی جنوں کو اب بٹھے وحشی مارا

دوستان صفا
 کوئی بھی اہل قضا رہا
 دہلا مکان کو جھوڑ مکان میں جو آ رہا
 اسی گلی میں عاشق نشین جا رہا
 ایسی فدی شا کو تو باطل ہو بے نشان
 فدا بے گم یار تو فدا ہی خدارہا
 انگوٹھن ترانہ سب کجا ہے اس قدر
 ارض دہا میں بڑی جلوہ سارہا
 وہ بہر کجا

ہم دل خفا سنگ خارا کر دیا
 ہستی دہی سے تارا کر دیا
 ایک قطرہ خفا جو دریا کر دیا
 گلیہ طوفان رحمت سے بھرا کر دیا
 خاکساری سے غفلت کر دیا
 بگوار بندہ ملا سناشت خاک

وہ تیرے پاس ہوا تو ٹھوٹھے ہو تو کون معنی تم وجہ کو فہمید چاہیے وہ جان میر جان میں ایسا ہوا محیط	اپنی خودی میں آپ تو اسکو چھپا رہا ہر طرف جلوہ گر ہو وہ جلوہ دکھا رہا دلین ہمار کوئی نہ اُسکے سوا رہا
---	--

ضامن تو راز انفسک عین جان سے دیکھ تا نفس کو آپ وہ تجھ میں ہلا رہا
--

اے پری تو نے مجھے کیا کر دیا ست و سیکل نا تو ان پیمانوں قیس نے آخر آٹا لیسے لکھا دیکھ لو حالت مری اور دستو اُسکے کوچ میں بھڑا اسی صبا وادی وحشت میں مجنون کی طرح او سنگر تیری فرقت نے مجھے اور مرے یوسف زینبائی دکھا گلبدن زخونسی میرا تن بہن کو چہ جانان کو اپن خون سے	بے خبر مجنون و شہید کر دیا عشق نے ہکو یہ کیا کیا کر دیا عشق نے ادنیٰ سوا علی کر دیا آفت جانان نے ایسا کر دیا خاک کا میری بگو لا کر دیا شور و محشر ہم نے پیدا کر دیا ہر گلی کوچے میں رسوا کر دیا مفت پہنے اپنا سودا کر دیا تو نے قاتل گل ہزارا کر دیا لالہ سان گلزار سارا کر دیا
--	--

دینسان آشکارا کر دیا
 عین جان کہ جہم کو وہ دریا چلا
 شال بندہ ناقبہ ضیا چلا
 غلطی جس گلی رشتائی ہو کلا سا
 ی جن کیسرت کو وہی صبا چلا

دیوان ضامن

دینسان آشکارا کر دیا
 عین جان کہ جہم کو وہ دریا چلا
 شال بندہ ناقبہ ضیا چلا
 غلطی جس گلی رشتائی ہو کلا سا
 ی جن کیسرت کو وہی صبا چلا

ہم دل خفا سنگ خارا کر دیا
 ہستی دہی سے تارا کر دیا
 ایک قطرہ خفا جو دریا کر دیا
 گلیہ طوفان رحمت سے بھرا کر دیا
 خاکساری سے غفلت کر دیا
 بگوار بندہ ملا سناشت خاک

جس گھنٹہ بند صاحبہ نے فریخ بنی
 کر گئی تھی وہ ڈیر بنایا تو کیا ہوا
 ضامن کج لیکن یاد تھاری حور ات دن
 گونے یار ہو کھلا یا تو کیا ہوا
 جین بنی سب کھلا یا تو کیا ہوا
 کھلا دل کا غنچہ بنایا تو کیا ہوا
 جین کوہ درخت نے بہک دیا یا تو کیا ہوا
 جین کوہ درخت نے بہک دیا یا تو کیا ہوا

ہوئے دل کے غنچے بنایا تو کیا ہوا
 کر آئیں گے جب خونِ عذرا کی
 ہین کیا خجل نکبہ کی
 کوئی بان قبا میں جو آیا تو کیا ہوا
 بہنو کھاتی تھے تلو ازبیری
 کرست تر جب اٹھا یا تو کیا ہوا

Checked
 1987

لیکن کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا
 صحت کوئی صحت بجایا تو کیا ہوا

آتش شوق نے دیا ہی بھونک اپنی صورت کا آپ ہی عاشق ہو کے ظاہر طور میں وہ چھپا جو گیا کوئے یار میں نہ بچا جب خودی گم گئی میان گئی موج دریا کی طرح اُسکو کہیں	جان و دل اور جگر جلا دیکھا آپ پر آپ مبتلا دیکھا ہمنے اُس کا یہ حوصلہ دیکھا کو چہ یار پر بلا دیکھا بختِ آپ کو خدا دیکھا بحرِ وحدت کا آشنا دیکھا
---	---

اُسکو دیکھا نہ تو نے جب ضامن
 اور دیکھا تو تو نے کیا دیکھا

اس بیوفا سے دلو لگایا تو کیا ہوا بن ہل یار کے جو فنا ہو گئے تو کیا غنچہ ہمارے دل کا کھلانا نہ اُڑ صبا لیا کیا غمِ فراق میں روتا ہوں ات دن ہم کو آئینے میں تجھیں دیکھتے ہیں یار جسمِ کرمِ عدم کو کل کر چلا گیا دلچسپی ہی ہے جس پر کہ دو لہا کا پیار ہو	بے غرض سہنِ ناز اٹھایا تو کیا ہوا نام و نشان اپنا مٹایا تو کیا ہوا گلشنِ بین تو فوگل جو کھلا یا تو کیا ہوا ظاہر میں تہی ہو نہسایا تو کیا ہوا گو تہی ہو نہسایا تو کیا ہوا وہ اُڑے گھر میں یار جو آیا تو کیا ہوا اگر ہو پری بنا تو مٹایا تو کیا ہوا
---	---

توئی سنا زمین پر گر آیا تو کیا ہوا
 مقامِ ایسا تھا توئی اعلیٰ سے والا
 وہ خودی ہم کو کھلا یا تو کیا ہوا
 غنچہ ہمارے دل کا کھلانا نہ اُڑ صبا
 لیا کیا غمِ فراق میں روتا ہوں ات دن
 ہم کو آئینے میں تجھیں دیکھتے ہیں یار
 جسمِ کرمِ عدم کو کل کر چلا گیا
 دلچسپی ہی ہے جس پر کہ دو لہا کا پیار ہو

دینا نہیں تو ایک ہی 7 نہ غم جلیگا
 ہوش تھا یہ سب دل پر وہ جلیگا
 اس شعر پر یہ دل پر وہ جلیگا
 ہوا میں اب ہو وہ کمان غم پر بیان اپنا
 لکھ گیا یہ آملہ دوا دی فران
 دانہ دان کوئی نہیں گرو مسلمان اپنا
 بتا دینا کو کیا نہیں جانتا

نہ ہم بیان سے جاتے نہ تم بچ کھاتے
 جو ضامن کو گھر پر بلایا تو دیکھا

جان مئی ل بھی یاد یا ایمان اپنا خاک ہو منہ پہ ملی چاک ہو دامن اپنا چشمہ خون ہو روانِ پیدہ گریان اپنا مصحفِ رو محمد کی تلاوت کیجے ہکو تنہائی میں تنہا گیا وہ چھوڑ کر آج چارہ سازی نہ چلی ہا طیسو کی کبھی غم بیا در دلیا گر یہ لیا نالہ لیا سینہ دل میں پر از داغِ رنگِ لالہ یہ شب تار ہو اور بکو ہوتا رو کی شمار جاہ میں آسکے زین کی صفت آ بار چشم گریان ہو جگر سوز ہو دل ہو کتاب ہو یہ سجود ملائک شہرِ عالی درجات باغِ حُب کی طلبِ نہ جو رذکی ہوں	پر عزیز و نہوا ما سے وہ جانان اپنا ہنسنے کیا کیا نہ کیا عشق میں سامان اپنا مل گیا خاک میں جل کر دل سوزان اپنا یہ صحیفہ ہو مرا ہے یہی قرآن اپنا گیا پہلو سے نکل کر دلِ نالان اپنا دسمدم زیادہ ہوا وحشت و خفقان اپنا لے لیا ہنسنے صنم جو کہ ہو شایان اپنا سیر کرنے کو یہ کافی ہے گلستان اپنا ہو کمان جلوہ نما وہ مہر تابان اپنا ڈھونڈتے ہوں کہ ملو یہ سن کفان اپنا عشق میں آسکے ہو یہ حال پریشان اپنا رتبہ قرب کمان جانے ہو انسان اپنا کو چہ بار ہو اور دمنہ رضوان اپنا
---	---

دیوان ضامن
 ہستی نام جلیبی ضامن کی عاشق
 جان دل و جگر پر کیا نہ جلیبی
 جو کبھی تان نہیں خادہ بیان آنے لگا
 غم نہ لگا تھا غم نہ لگا
 آئے جی گھر کے پر وہ انجیر جلیبی
 آئے جی جاننے لگا غم بیا میں جلیبی
 باوجود جی جاننے لگا غم بیا میں جلیبی
 کافر میں غم بیا میں جلیبی
 کافر میں غم بیا میں جلیبی

جی جاننے لگا غم بیا میں جلیبی
 کافر میں غم بیا میں جلیبی
 کافر میں غم بیا میں جلیبی
 کافر میں غم بیا میں جلیبی
 کافر میں غم بیا میں جلیبی

وہاں پر جلیبی

اے کمان بار
 نو بہارِ سبز
 مجھ میں اور غم
 شرم میں شہرہ

دل شہید
 نہ چارہ ساز
 مسیح دم کبھی
 دل سو سا
 یہ ناز و غمزہ
 کسی کو کیا
 اتھار کر بار
 جمال حسن
 اتھار کر خفا

لادہ عشق
 مانی

قصیدہ مولفہ از مہر
مؤلف بنیاب حضرت
مصنف مظہر العالی سلا
روز الصبح والیالی

کیونکہ تیری بیک پشیمان کی مجلس ہو
خدا کا جو دیوان وقت میں درج ہو
میں غلامِ حقان اور ہر خود کی جلیں ہو
یہ گلواری سنی ہو پنہ اسکا حاصل ہو
عبدِ مائت اور اس دستانِ انور کی جان ہو
دیوانِ سخن ہر ہم علم و کمال ہو

دیوانِ خضامن

ایک کوئی کہ کتب کو کاغذ پر لکھ کر
وہ ہر دریا بہ بہرین اور خود اسکا کمال ہو
نہیں بی سوزی و نہانی کر کے
کہ تو اس کی زبان و زبانِ ناکام حاصل ہو
یہ دیوان کا حضرت اور علم کا

وگاہ ناگاہ از خاطر یا مقاطر ہر ایت سالکان این ملک ادا فی علی
حیثیۃ الحال صادر می گشتند بسی تمام مکر بہت بستیہ با جماع آن می گوشت
و پارہاے دل و نخت جگر را بخریدارانش میفروشت

مثنوی

این متاعیست سیر نہانی	کاشفِ راز ہاے ربانی
استعاراتِ ظاہری پسند	اے برادر اگر تو میخوانی
بنگر از دیدہ حقیقت بین	مغشیش را رموزِ سبحانی
بد پسند اربدگو کس را	گر تو اسرار حق نمیدانی
طرفہ دیوان پر از معانی عشق	می نویسم کہ بہت لاثانی

قطعہ تاریخ تالیف این دیوان لطیف از فقیر عبد الغفور گنگوہی
اجلال آبادی عفا اللہ عنہ صابری المتخلص بصوفی و فتادی

دیوان انتخاب مقامات معرفت	ترتیب یافته ذکر اہمات معرفت
صوفی سر و شغیب تاریخ سال اد	گفت از زبانِ خویش کلمات معرفت

یہ دیوان جو اگر انسان مصنف اور علم کا
یہ دیوان جو اگر انسان مصنف اور علم کا
یہ دیوان جو اگر انسان مصنف اور علم کا
یہ دیوان جو اگر انسان مصنف اور علم کا
یہ دیوان جو اگر انسان مصنف اور علم کا

قلمی کی سجدہ خود کو تو جدا بھی
 قلمی کی صورت میں نہ کو مصطفیٰ بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی

دسمم جون ذرہ اکر طرپنا لوٹنا وجہ صوفی سے زیادہ تر ترپنا لوٹنا خُکل کا کل یا کر مخ پر ترپنا لوٹنا مثل پروانے کے ہوش بھر ترپنا لوٹنا	آتش الفت میں جلتا ہوں میں گھٹا ہوں یار بن مجھ میں لاپتہ ہو ایسا دوستو زلف شکریہ کے تصویر میں پریشانی ہو مار ڈالا ہو ترے جلو میں نہ کو شمعرو
---	--

یار طہا لے گا ضامن سقیراری کیا ضرور
 برق کے مانند تومت کر ترپنا لوٹنا

میرے رونے پہ دین آپ بھی سوتے جانا گوہرل جوہر اُسمین پروتے جانا سر کوذو یہ میری رکھکے جو سوتے جانا تری الفت میں کبھی لکونہ کھوتے جانا کشتہ ناز کی تربت پہ بھی ہوتے جانا ہم جو رسوا حری جاہت میں ہوتے جانا چارہ سازی میری وہ بھی ہی سوتے جانا تخم الفت کا کسی ل میں جو بوتے جانا اشک سودا میں حسرت کو جھگوتے جانا	تم میری پاس اگر آج بھی ہوتے جانا رشتہ مرد و وفا آپ کا ہوتا کنگنا بخت بیدار تو جیسا بختا یار ب بیوفائی تری معلوم اگر ہوتی ہیں باغِ مقتل میں اگر سیر کو آئے مجھ میں کوئی کتنا نہ ہیں حشی و مجنون زندا تیرے گنتے کو کبھی زندہ نہ کرتے عیسیٰ باغِ دنیا میں شمر مرد و وفا کا پاتے منزلِ عشق میں ہر ایک قدم پر ضامن
---	---

قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی

قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی

قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی
 قلمی کی ایک کو تصور نہ کیا بھی

پنا لوٹنا
پنا لوٹنا
پنا لوٹنا
پنا لوٹنا

ہوتے جانا
ہوتے جانا
ہوتے جانا
ہوتے جانا
ہوتے جانا
ہوتے جانا
ہوتے جانا
ہوتے جانا

کے لے

ہیں

نہجہ مارا ہے ازبغضامین
نقشہ خنجر کا یہ ہے ہمیں مارا
سج سیکم کو کلک چنی کے آواز
سکین نازن ترانی ہمیشہ سارا
دھوکا دیا ہے ترانی ہمیشہ سارا
نہجہ مارا ہے ازبغضامین

میں ہونڈ تھا چہرہ اسکو تو کوہ ورن میں بس
ہمیشہ زندہ ہوا تیغ مار کا گشتہ
وہ پاس تھا مر مر اسکو میں اور جا سمجھا
کہ کوہ یار کو جو دشت کر بلا سمجھا

شال کشم کے محفل میں جگلیا ضامن
اسکوئی نہ راز میرے دل کا آشنا سمجھا

بے خطا یار نے ہمیں مارا
مار ڈالا کسی کی چاہت نے
جا میں کیا ہم طواف کعبہ کو
مار ڈالو جو مارتے ہو جی
بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم
دام کامل کی قید سے نہ چھوٹے
حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب
اسکی ٹھوکر سے دل ہوا پا مال
یتر مرگان کمان ابرو سے
نخاوی مرگ ہم اُسے سمجھے
مثل میوئی کے کن ترانی سن
تو دل زار نے ہمیں مارا
الفت یار نے ہمیں مارا
بست عیار نے ہمیں مارا
چشم خونخوار نے ہمیں مارا
اُس جفا کار نے ہمیں مارا
زلزل بل وار نے ہمیں مارا
عشق بے کار نے ہمیں مارا
کبک زقار نے ہمیں مارا
اُس کماندار نے ہمیں مارا
مہربان یار نے ہمیں مارا
شوق دیدار نے ہمیں مارا

نہجہ مارا ہے ازبغضامین
نقشہ خنجر کا یہ ہے ہمیں مارا
سج سیکم کو کلک چنی کے آواز
سکین نازن ترانی ہمیشہ سارا
دھوکا دیا ہے ترانی ہمیشہ سارا
نہجہ مارا ہے ازبغضامین

بے خطا یار نے ہمیں مارا
مار ڈالا کسی کی چاہت نے
جا میں کیا ہم طواف کعبہ کو
مار ڈالو جو مارتے ہو جی
بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم
دام کامل کی قید سے نہ چھوٹے
حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب
اسکی ٹھوکر سے دل ہوا پا مال
یتر مرگان کمان ابرو سے
نخاوی مرگ ہم اُسے سمجھے
مثل میوئی کے کن ترانی سن
تو دل زار نے ہمیں مارا
الفت یار نے ہمیں مارا
بست عیار نے ہمیں مارا
چشم خونخوار نے ہمیں مارا
اُس جفا کار نے ہمیں مارا
زلزل بل وار نے ہمیں مارا
عشق بے کار نے ہمیں مارا
کبک زقار نے ہمیں مارا
اُس کماندار نے ہمیں مارا
مہربان یار نے ہمیں مارا
شوق دیدار نے ہمیں مارا

بے خطا یار نے ہمیں مارا
مار ڈالا کسی کی چاہت نے
جا میں کیا ہم طواف کعبہ کو
مار ڈالو جو مارتے ہو جی
بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم
دام کامل کی قید سے نہ چھوٹے
حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب
اسکی ٹھوکر سے دل ہوا پا مال
یتر مرگان کمان ابرو سے
نخاوی مرگ ہم اُسے سمجھے
مثل میوئی کے کن ترانی سن
تو دل زار نے ہمیں مارا
الفت یار نے ہمیں مارا
بست عیار نے ہمیں مارا
چشم خونخوار نے ہمیں مارا
اُس جفا کار نے ہمیں مارا
زلزل بل وار نے ہمیں مارا
عشق بے کار نے ہمیں مارا
کبک زقار نے ہمیں مارا
اُس کماندار نے ہمیں مارا
مہربان یار نے ہمیں مارا
شوق دیدار نے ہمیں مارا

گر خیال من علی تلو فزینت رخ دلال تھا
غزل

ساقی زخمی تو نے رخ شراب اٹھا
منہ تو جان لیوین سیراب بی ہے پین
خاک چھریا کھینچنے پر اب اٹھا
سجھ گیا پین ہر خوش ترنگک نہ کہہ دو
بیر و زن میں ساقی بنیا شراب اٹھا
والفصل جانان اسطیاب میں نہیں ہے
تاہم مولوی نے درق کتاب اٹھا
دریابین پنج کھجور اکھون جاب اٹھا
دریابارہا ہے چشم زلیخا
بوسے او غنیمت آفرین اٹھا
بوسے او غنیمت بنیاد تہی خراب اٹھا
کیون ہم پر کھینچنے بنیاد تہی خراب اٹھا

ہو گئے پہلے فنا ہونے کی فانی ضامن	
شہوہ اہل رضا اہل فنا کا دیکھا	
رخ نور جلوہ مصطفیٰ وہ حسدا کا نور جمال تھا	
جو تمام خلق میں ہے عیان یہ کمال چلتین کمال تھا	
نفس حیات کو تو رکے گیا مریخ دل جو عدم کو ہے	
مری جان پر پرو بال بھی بجز ایہ سخت و بال تھا	
گئی پیاس خلق کی میرے بچھہ دم فوج ایہ جنت ناز میں	
تری آب سیر تیج کا اوجسٹم کوں کیا آب زلال تھا	
د تو زہر ہے مجھ سے کہہ دل بچھو تو میرے میں فقیر ہوں	
دل و جان تھا سو تجھے دیایسی ایک مجھ میں کمال تھا	
لب بام پر وہ جو آگیا تو وہ اپنا جلوہ دکھا گیا	
وہ تر تھا ہائے جو چھپ گیا وہ پری تھا اور خصال تھا	
جو خودی کا پردہ اٹھا دیا تو دصال بار کا ڈھب بنا	
وہ ہمارے سامنے آ گیا کہ شہود جس کا محال تھا	
دل و جان عشق لئے نکھو دیا میرے پاس یا نہ سمجھ رہا	

دلیان ضامن

انفوس لکھن آکر غوب جیک بھرجا
یہ ترغیب ضامن خانہ خراب اٹھا
تے اقل کیا ہو بہت غوب کیا
بجز غوب کیا غوب ہی اسلوب کیا
تھا غوب کیا غوب ہی اسلوب کیا
ساقی دفتر ترزا کہیں غوب کیا
قل قاصد کوں کیا غوب کیا
جیک اسطوف روانہ کی غوب کیا
تیرے ہوا سے غبت نہ غوب کیا
بکھو دیوانہ کی غوب کیا
جو کیا تیری اسفت میں غوب کیا
اب طلب ہے غوب کیا غوب کیا
بھلا وہ غوب کیا غوب کیا
بھلا وہ غوب کیا غوب کیا
بھلا وہ غوب کیا غوب کیا

لاٹ

فلن سب کچھ کر لیا تو دل سے ضامن
 قدرت شاہ زلفت سے اٹھایا ہوگا
 دل پر مشتاق تیرا اس بیت نادان کا
 سب بھلا سچا ہوں قصہ دین و دیار کا
 اس تیرا کیا سبب کہ ہماری جان کا
 ہو گیا ایسا جو تیرے ہونے کا
 فریادیں صیوان پر غم و غم
 جہاں کہیں دیکھیں تو تیرے ہونے کا

اس مار سید گون ذریہ کار کیا اچھا	سکھل نے تیری ہکوب مار لیا اچھا
آہر خد اب تو اسے یار ذرا اچھا	فرقت میں حری کتبک بیمار کیا اچھا
انکار کیا اچھا استرا کیا اچھا	انکار ہو بوسے سوا قرار سچ ملنے کا
اب تک نہوا ہاے یہ بیمار بلا اچھا	زلفوں کا تری قیدی غنچہ تیرے کزمرہ کا
پھر جام کے الفت ہر بار بلا اچھا	ساقی ترا میخانہ آباد ہوا ہم سے
اب شمع پر سپروانہ اک بار جلکا اچھا	ہر بار کر جلنے سے ہر روز کے شینگھ سے
کیا گلشن عالم میں گلزار کھلا اچھا	کیا کیا ہی بری بیکر اس باغ جہان میں
ہوتا ہر نہیں انکا اے یار گلکا اچھا	ہو رہم یہ خوبان کی جو چاہیں سوکر ٹھٹھیں
کٹا ہر جواب تو نے خوشخوار گلکا اچھا	قاتل تو فوراً اپنے لسمبل کو تر نہ پڑے

غیر و نہیں تو جاتے ہیں خوش ہو کر وہ اسے ضامن
 اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا

تخت شاہی سے بلند اسکا تو پایا ہوگا	یا علیٰ حسبہ ترے لطف کا پایا ہوگا
دست قدرت نے تراشن بنایا ہوگا	یا محمد ہے تری سامنے یوسف ذرہ
اسکو دارین کی آفت سے بچایا ہوگا	جسے کوشن میں سمجھا ہر تحصیل نشین و پناہ
جسکی آنکھوں میں تراشن سما یا ہوگا	چاہ یوسف کی رہی ہوگی نہ یوسف کی طلب

نہی ہوئی غم سے ہر ایک پرک بیان کا
 ادھی شرب سدا سے دیکھ تو
 ہر دہر دشن ہو کر دوزخ و جہنم
 کس قدر اچھا پایا ہو گا اس شہنشاہ کا

دور تیرا یا جہاں ضامن
 ایک قطرہ ہو سند دیدہ اگر بیان کا
 متن ہو اچھا تو اس شہنشاہ آفاق ہو
 شکر اللہ کہ مجھے تیرے عشاق ہوا

سب کچھ کر لیا تو دل سے ضامن
 قدرت شاہ زلفت سے اٹھایا ہوگا
 دل پر مشتاق تیرا اس بیت نادان کا
 سب بھلا سچا ہوں قصہ دین و دیار کا
 اس تیرا کیا سبب کہ ہماری جان کا
 ہو گیا ایسا جو تیرے ہونے کا
 فریادیں صیوان پر غم و غم
 جہاں کہیں دیکھیں تو تیرے ہونے کا

کشتہ چلا تو کب ہوا جین دامن ترا
کشتہ چلا تو کب ہوا جین دامن ترا

زاد عشق زار تو ابل جفا تو ابل جفا
زاد عشق زار تو ابل جفا تو ابل جفا

کون کیونکہ جو کاتر گدا گدا
کون کیونکہ جو کاتر گدا گدا

دو خبر جلد کہ ہر تم سے حفاظت کی طلب
دو خبر جلد کہ ہر تم سے حفاظت کی طلب
آتش عشق کو ہر دم ہر زیارت کی طلب
آتش عشق کو ہر دم ہر زیارت کی طلب
قرۃ العین ہو حاصل ہر عنایت کی طلب
قرۃ العین ہو حاصل ہر عنایت کی طلب
سر پہ لکھون تو کروں یا ایات کی طلب
سر پہ لکھون تو کروں یا ایات کی طلب
دیکھے ہر خدائے کج کو ہدایت کی طلب
دیکھے ہر خدائے کج کو ہدایت کی طلب
چاہ دنیا کی بہن اور نہ ریت کی طلب
چاہ دنیا کی بہن اور نہ ریت کی طلب

فاخر کشتی اُمت پہ ہے طوفانِ بلبا
فاخر کشتی اُمت پہ ہے طوفانِ بلبا
عشق نے آگے معشوق بنایا ہکو
عشق نے آگے معشوق بنایا ہکو
سیری آکھو نہ کھنچا پاس بارک کھدو
سیری آکھو نہ کھنچا پاس بارک کھدو
تاج شاہی ہو تو بسترِ تھارے غلین
تاج شاہی ہو تو بسترِ تھارے غلین
آپ کو شوقِ محبت میں کھجاری یہ دم
آپ کو شوقِ محبت میں کھجاری یہ دم
ہم گدا ہے درِ احمدین نہیں کچھ پروا
ہم گدا ہے درِ احمدین نہیں کچھ پروا

ترسے اپنے ترسے اپنے ترسے
ترسے اپنے ترسے اپنے ترسے
کشتہ زار کا کھڑا گدا گدا
کشتہ زار کا کھڑا گدا گدا
جائزے جائزے یہ دم کو کھجاری
جائزے جائزے یہ دم کو کھجاری

بچتیں پاک کی الفت میں سدا ہو جانا
بچتیں پاک کی الفت میں سدا ہو جانا
تجھ کو صفا میں ہے اگر خاص شہادت کی طلب
تجھ کو صفا میں ہے اگر خاص شہادت کی طلب
رہے خانہ جان میں ہمیشہ صنم کبھی ملنے کا اسکے ہوا سبب
رہے خانہ جان میں ہمیشہ صنم کبھی ملنے کا اسکے ہوا سبب
تجھ پر دی میں ایسا وہ غیرتِ حور کہ ننو دی خبر یہ صنم ہر غضب
تجھ پر دی میں ایسا وہ غیرتِ حور کہ ننو دی خبر یہ صنم ہر غضب
تجھیں دھوڑتے پھرتے ہیں شمس و قمر نہیں ثانی تمھارا کوئی بشر
تجھیں دھوڑتے پھرتے ہیں شمس و قمر نہیں ثانی تمھارا کوئی بشر
ترجہ صدمے ہیں سارے یہ حق و بشر ترے مثل صنم پر ہی ہو سکے کب
ترجہ صدمے ہیں سارے یہ حق و بشر ترے مثل صنم پر ہی ہو سکے کب
تجھے کہتے ہیں جلوہ رشکِ قمر تجھے کہتے کہان دریدہ خبر
تجھے کہتے ہیں جلوہ رشکِ قمر تجھے کہتے کہان دریدہ خبر
کچھ سرور وال کہیں ساری بشر تجھے کہتے ہیں قمری طوق لقب
کچھ سرور وال کہیں ساری بشر تجھے کہتے ہیں قمری طوق لقب
ہوئے شوق وصال میں جھوٹا وطن ترے کوچے میں آ کر تو ہنسنا کھن
ہوئے شوق وصال میں جھوٹا وطن ترے کوچے میں آ کر تو ہنسنا کھن

دیوانِ صفا میں
دیوانِ صفا میں
کون کیونکہ جو کاتر گدا گدا
کون کیونکہ جو کاتر گدا گدا
جائزے جائزے یہ دم کو کھجاری
جائزے جائزے یہ دم کو کھجاری

کون کیونکہ جو کاتر گدا گدا
کون کیونکہ جو کاتر گدا گدا
جائزے جائزے یہ دم کو کھجاری
جائزے جائزے یہ دم کو کھجاری

سبیل بینانے کون پناہ ناز
 بیاہرہ اگر کوئی گھڑا کا باعث
 بہار علم و دین یوں کا باعث
 مکتوبی معلوم کرید کا باعث
 مشق کا کما جود نماز کوئی ضامن
 سہیل بھی تو رک خفا کا باعث
 توجہ سے خفا کا باعث
 ہر سہل کئے کو دوسو وہ شوق
 یوں نہیں مانتا سہل کا باعث
 ہر سہل کئے کو دوسو وہ شوق
 یوں نہیں مانتا سہل کا باعث

شوق دیدار چشمین بخودی یا شک ہوتی	رب آبرنی کہ ہا ہون بر سر باز است
سکادہ بخود ہجرین ہون باخبر مومن صلی	یار بھی ہو گویا کیسا ہی خود ہشیار است
اک نقطہ بین نہیں جن عشق میں آتش کوست	شمس تبریز و صندیل و عطیہ است
دل کیے پال کتنے اور مرد و عورتی اسٹھ	اے سحر عجیب تیری تو یہ زفا رست

جسے ساتی نے بلایا جام وحدت کا مجھے	
مشرک ضامن ہیکل بخود و سرشار است	

رویت شامی مثلث

معلوم نہیں خفا کی دلدرا کا باعث	بہر دم و خطا تیغ قضا کار کا باعث
جاؤں نہ سمجھی کو چہ دلدرا میں ہرگز	لیجائے ہر عشق دل زار کا باعث
آوار تو کیا کیا مقرر شب و صبح میں تھے	ظاہر نہوا ہو کو پراستکار کا باعث
چاہے جسے لیجائے وہ خود کام ہنگر	موجب نہو تبیج نہ ز نثار کا باعث
سوئی کی طرح گر گئے بیہوش ہو کر سب	اے بار ویر ہر جلوہ دیدار کا باعث
انداز نمی چال نہی ناز نے ہن	پر ہے بیان جن کراخار کا باعث

دیوان ضامن
 دایم کل میں بزرگ اور صبا
 مٹنے دل جا بجا ہے کی باعث
 بار غبار کا ہے نہ سبب
 بڑھتا ہے جہاں ہے کی باعث
 عین زندگی و عشق میں ضامن
 ہو گیا پارسا ہے کی باعث

مکتوبی معلوم کرید کا باعث
 مشق کا کما جود نماز کوئی ضامن
 سہیل بھی تو رک خفا کا باعث
 توجہ سے خفا کا باعث
 ہر سہل کئے کو دوسو وہ شوق
 یوں نہیں مانتا سہل کا باعث
 ہر سہل کئے کو دوسو وہ شوق
 یوں نہیں مانتا سہل کا باعث

خدیجہ دل زری خاں فخر کو ہاتھ بنے ہیں
 بار چاہو کہ کھڑا رہن دو بار آج
 لاشہ بیاں ہوا عاشق خدیجہ کا ترے
 لاشہ کو یہی آج کی سار سے آج
 حکم کے لئے ہیں آج کی سار سے آج
 بکھڑا رہے اور سار سے آج

لبے انداز سے اور سار سے آج
 دل چاہیے خدیجہ کی زلف سے آج
 خدیجہ بن کے کبھی کے باہر آیا
 جاکو یہ کسی طالب دیوار سے آج
 کہنے تلخ جادویت کافر ہون میں

داندل باوڑی زلف سے آج
 ریل پیدایہ ہو اسکو زلف سے آج
 دل کی دن جو کون ہیں میں افسان
 جاگو بھین گئی صلیب اس سے آج
 نام نہ آئینہ اگر آئے سے آج
 گو کہ وقت میں رہے تھے دل شکاک کوین

یہ تو تار سدا طالب دیدار کوین
 مارا سے میں نے آج کوین
 ہوناس یاں کیا بازو و دم ہزار کوین
 طاقت و غیر میں وہیہ گداز کوین
 کب گداز تار و غیر زور کوین
 قلعے کے بنے ہیں انکھ کوین
 رہ نوری کو ہوا یک بسک کوین

قید میں صیاد کے ہم آہستے افسوس ہے زلف سنبھل باری کو ہر دم سنوارے صبا جو کہ گشتہ ہیں تری تیغ تغافل کے صنم چاہیے عاشق کو خاک کو کس جانان ہو رہے اسی پر باسطیج شک و ان میں ہنوار جھلکیا اور شمع تجھ پر شوق لہر جان نثار ہے مگر تیرے نظر جاننا قیدیوں میں تمھیں تو نہ آیا اپنے گشتے کے جنازے پر کبھی مرقہ عاشق کو تیرے سا کیسیو ہے بس	میں دل قید تم میں آج کا کل مشکین کو ایشا لہ شاد ہر عیش ہنکو جینا ہر عیش اور نہ ہر کھانا ہر عیش جو گیا کو جو میں اُسکے بھر کر آنا ہر عیش آو کا اُسکو عزیز و تازیانہ ہر عیش ماتم پر وہ نہ پر آئو سہانا ہر عیش چاہیے جان و جان ہنکو سنا ہر عیش بعد مدت اُسکو مرقہ پر بھی آنا ہر عیش روضہ و گنبد گلش اور شامیانہ ہر عیش
---	---

طارک جان آو گیا قیہ و وعالم چھوڑ کر میں لاہوتی کو ضامن آشیانہ ہر عیش

ر د ی ف ج یم

میں کھ مفلس کی ہوی سرت زور سے آج دل مرا قید ہوا زلف میں تیری کافر	میں دل بازی لگی طائر پر دار سے آج ربط مومن کو ہوا رشتہ زنگار سے آج
--	---

قدون کے نہیں اٹھا دنگا شتر
جو جا بے کچے گا ارشاد
سبب فصد سے فائدہ ہے فساد
چھوٹے کچے دھجے دام کے جو صباد
واہ حضرت دل بخاری ایجاد
اشعار نسا کے خوب داد
ضامن کے سخن کی کچھ داد
دل میں لگا ہوا ہے وہ بیڑا گام
یون تھر ہو خود خود درستی سے
ان سب مہوین میں بخاری تواری
کر دی ضامن دل پر سخت جاہاد

دقت وحدت ہے ضامن صفحہ خاطر ترا
لوح دل سے ہو گیا حرفِ دوئی کا نسخ

ردیف دال منسلک

کیا کیا نہیں مجھ پر کرتے بیداد
قد کو ترے قاسم قیامت
ہے سامنے تیرے دست بستہ
آنکھوں میں ہو نور تیرے دم سے
تو غمزدہ نواز مستند ز ا ہے
یہ حبس کھن ہے پیردیرین
اے ظلم شعار آفت جان
شیرین تری غم میں کھائے تیشہ
وہ بخت ہو سنگدل چرا دل
او جرخ بخیل مردم آزار
کیا حور و قصور کس کی جنت

اللہ سے ہو تون کی مسر یاد
شمشاد کون کہ سرو آزاد
خوبان کا مگر تو ہی ہے استاد
ہے خانہ دل تجھی سے آباد
ہے ناز واد کی تو ہی بنیاد
صد ہائے داؤن گھات ہیں یاد
اس فن میں ترا ہی کون استاد
ادنی ترا کوہ کن ہے فرہاد
ہے سامنے جبکہ موم فولاد
کیا کیا تجھے داؤن گھات ہیں یاد
تم بن مراد دل کبھی نہ ہوشاد

دیوان ضامن

کیا گرم ہو نہیں میں ہر طہر رساری
مضمون بلی لکھنے پر گرم گاہ سرد
اک بوسہ دقتی شمع ای بار و سیٹھا
تازہ رہے تمام بخاریاں چاہ سرد
غالی نہیں از سرے ای ایک سانس بھی
گودل سے آہ گرم نکلتی ہے خواہ سرد
جو نیک نام ہو گویا خفا ہوا سرد

ضامن کی بود عاقل و عاقل
ہم سبھی دلوں کو حشر میں دکھانا سرد
جس کا علم بری ہو نہیں ناوان صباد
یونین نام و نین نجان صباد
کلا تیغ کو کھید ساروان صباد
نہایت کا بیری تو اب لگان صباد
نہایتی

4

از کتابخانه آستان قدس

مشرق صاحب لولاک ہے وہ
کل افلاک کو وہ
اولیٰ ہے

مشترف صاحب
بیروت و کل اطفال
شرفی بیاض

دہ بھونٹ
نہا بھونٹ
نہا بھونٹ

مقدس خزانہ بارگاہی

عبد الجبار

مجلس علمائے ہند

بجاء ہر کسی کو

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۹۱۱

دیوان ضامن

فصل اول

تاجان محمد بن عبد الله بن أحمد
سلطان و شیر آب آمد

میں نے خود کی طرف سے

وہ جان ہے اس پر قریب
بہر جان

پیارا احسان، ہر محبوب اور مخلوق
رخصا ہے اور مخلوق

مدرسه خواجه نصیر

نہ باقی چھوڑ کر کئی صید کا نشان مٹا دیا
 یہ مرغ دل نہیں آئی کا دم میں سیر
 نہ توڑ فوج سے پہلے تو بال و برسر
 نہیں جو چوچ میں بس کشاں مشعل کی
 پھر کہ کو توڑ لیے مرغ دل نے بال و پر
 کل چکا ہو پھر میرت گلے پہ چھری
 نگاہ تیرے میں کر دیا ہو کام تمام
 شب وصال میں مرغ سحر کا کھٹکا ہے
 ہمارا طائر دل کر کے ادا زین میں قید
 نفس میں بند نہ کر فوج کو مر قاتل

وصال یار میسر ہو گس طرح ضامن
ہمیشہ گھات میں رہنا ہے آسمان متیاد

<p>احد سے کون بن آیا ہے احمد</p> <p>بھٹکل بشر ہے آن نور سرمد</p> <p>نجات نور و دورِ حستِ حق</p>	<p>محمد ہے محمد ہے محمد</p> <p>محمد ہے محمد ہے محمد</p> <p>سلام اللہ برک محمد</p>
---	---

حسد و بغاوت اور غلامی کا یہ عالم ہے کہ جو شخص اس کے سامنے آئے گا اس کو قتل کر دے گا۔
جس کو قتل کر دے گا اس کو قتل کر دے گا۔
جس کو قتل کر دے گا اس کو قتل کر دے گا۔

فضیلت عشق پرستی ہے وہ جب
 وہ نیک نواز فرزندِ مصلی
 سکودہ کون ہے یا اہلِ مرت
 محمد ہے محمد ہے محمد
 مسکن رح ایک انبیاء ہے
 وہ ذاتِ مظلوم و مایا ہو
 ملک ابنِ سبقتِ زمانِ اجد
 محمد ہے محمد ہے محمد

نبین کوئی ہو اسیا سب را
 ترش ہو اگر کردے اشار
 یہ اللہ ہے وہی اللہ کا یہ
 محمد ہے محمد ہے محمد
 مسکنز ہو کرم ہو مشرف
 مر با بچہ جاری ہو دی و حوت
 دواں خفاست

محمد ہے محمد ہے محمد
 اسی کا نام ہے سب
 کہ شیخ بزمِ دانش و قرآن
 اگر جو ہو مگر اب یا جو مہر
 محمد ہے محمد ہے محمد
 شریف ہم طریقت ہم حقیقت
 صول معرفت یہ ولایت
 ہر اسباب ہر شے کا سرزد
 محمد ہے محمد ہے محمد
 اگر طالب ہو تم قرب الہی
 سلطان بن ملک و ادب
 طریقت احمدی سکھ ہو مقید
 محمد ہے محمد ہے محمد

<p>محمد ہے محمد ہے محمد محمد نے بہت عرصہ چلا محمد ہے محمد ہے محمد حقیقت میں ہی ہو قبلہ کا محمد ہے محمد ہے محمد دل عاشق را بستہ بر مو محمد ہے محمد ہے محمد پس پردہ وہان کو ساکن محمد ہے محمد ہے محمد مجھ کوین پنج میں تنہو پیرایا محمد ہے محمد ہے محمد رسول اللہ کوین کوین محمد ہے محمد ہے محمد ترا ایمان کامل ہو گیا ہر محمد ہے محمد ہے محمد</p>	<p>بہ بوسل و معزز سنگا سود ہزاروں معجزے نادر دکھائے یہ کہنے کر دیے ہیں سب رُو وہی ہے مالک ملکِ اتمی شفیع اُمتِ عاصی کہ آمد کشیدہ بر رخِ مصحف چو گیسو کد ام آنکس کہ دار و مدار این شد کہا جبریل کو مسجد میں اک دن وہاں ہو دی واحد ادیان ہر احمد کہا جبریل نے آکر کہ اے وا سوائے ذاتِ اقدس آنکہ باشد کھلا جب عائشہ پرستہ بکون حسد اتم کو کون گی یا محمد کہا حضرت زخوش ہو عائشہ سے عزیز و اسکو تم جانو مگر</p>
--	---

ردیف راء محکم

یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا
 یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا

نہیں دین میں اسکا ٹھکانا محمد ہے محمد ہے محمد ہویدہ اچھپے ہو جاو کما ہی محمد ہے محمد ہے محمد	کہ جسے ذات احمد کو نہ جانا بسا مومن کے دل میں یا محمد تھارے عشق سے سہرا آئی اگر ضامن ہو تم یا جہد احمد
---	---

ردیف ذال معجم

عزیز کوئی سنہرا منگائیے کاغذ جدا جدا اُسے قاصد سنائیے کاغذ کسی جلے کو بلا کر پڑھائیے کاغذ ہزاروں دفتر غم کے بنائیے کاغذ تو اب تو فضل سرا پر چھپائیے کاغذ دلایہ دفتر غم ہے ہمایے کاغذ صنم کو شیر و عسل میں پلائیے کاغذ ابھی منگائے کہیں وہ دکھائیے کاغذ حریف بد کی نظر سے بچائیے کاغذ	لکھو نہیں اپنا جگر سوز لایے کاغذ ہر ایک حرف کو خط کا دام الفت ہی جو تیرے خط کو سنانے سے نامہ بر ہو رہی غم فراق کو یاد دہانہ کیجیے رقم گتہ کی سیاہی سے اعمال نامہ میری سیاہ ہوا ہر خط میری شکوئی تر بوقتِ رقم لکھا کے نقش کوئی پس کا بیشک گلاب لکھے وہ کوئی خط میں تھیں شکیاں کے کیسے ہاتھ نہ آجائے ساز و دل ضامن
--	--

یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا
 یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا

یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا
 یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا

یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا
 یونان کے غلامان کے درد کو سب سے زیادہ
 ہمدردی سے دیکھ کر دل پر ہونے لگا

بازو دبا بن گیل کا نہیں جو کھنچا
 جکو دیکھا آ رہا ہو وہ کھلا نظر
 فانی کو یاد دہر تہ فاکساری کر بیان
 بکھو شگل دین جان کو جا با نظر
 بیخ تر اس ریا کے سر طنانا ہو ضرور
 بین کیا تہا ہوں مجھ تک پہنچا
 سب کو گت پہنچا دی دل مرا اس ہوا
 سب ہا میں جکو نیاز ہم کانا ہو ضرور
 دل کے جا رہے تھے کوئی جان کیلیف
 خدائے حسن عیان اب ہنسنا ہے ضرور
 جان میں دل میں تھی کون با تون برون
 آج در کو کھٹے کھٹے زار ہے ضرور

کیجے نہ دلا شکوہ ہر خبر تہ خبر طاقت نہیں باز دین ہر یا کتہ ہوی جہا خون کے ہو مراد صفت مر کا نہیں ہو ٹھہرا ہر زخم پہ کتا ہوں کہ جس تک خدا کی کیا لطف و مزہ پاؤں میں عشق تر قاتل بسمل کو تر پنے نہیں دیتا ہر وہ قاتل ڈرتا ہوں گھیل کر کے نہ بہ جا یہ آہن فرقت کی مصیبت کے چھڑایا مجھ قاتل بڑے ہو کوئی توٹے ہو بیتاب کوئی ہو میں ان نہیں کرتا ہوں کٹا لیتا ہوں سر کو	تسلیم و رضا چاہیے خبر تہ خبر با خلق مرا ہو گیا پھر تہ خبر اس ل کا ہوا ہر ہو بستر تہ خبر ہمسایہ میان کون دلاور تہ خبر گردن جو کٹا لیتے ہیں اکثر تہ خبر کیا کیا نہیں کرتا ہے شکر تہ خبر ہے آتش الفت مر و اندر تہ خبر ہو جاے او اشکر ہے ہر تہ خبر جانبار ہیں اکثر تہ خبر قاتل وہ مر کوں ہے ہر تہ خبر
--	--

اگر قتل کی ٹھہرے تو دکھاوے صبح زیب
 ضامن یہ بڑا تر ہے ہے کافر تہ خبر

جو نظر آتا نہیں تھا اب وہی آیا نظر آفتاب بنو جو گویا عیان پر ہر نشان غیر خرم و دیکھنا جو چشم حق بین دیکھنا	جس چشم حق بین بعد مدت تو ذوق پایا نظر اس رخ روشن کا ہکوار باسا یا نظر ہے کیا کیا سطح سے کھو کھو یا نظر
--	--

دلیان خناس
 کوئی دم کا اور بناب و دانہ ہو ضرور
 گم ہوا گو گو ہر دل کو جان میں اگر
 بھائی نے می وہاں کی اسکو یا نا ہو ضرور
 ہو کیا مطلب کی کو تم میں یوں ہو ضرور
 گوئی غفلت ہو اور اس زمانہ ہو ضرور
 ضامن مسکین کا تو تھکا لگا ہو ضرور
 جانی ال اسلام و دین بے تری غلام ہو ضرور
 ضامن مسکین کا تو تھکا لگا ہو ضرور

دلیان خناس
 کوئی دم کا اور بناب و دانہ ہو ضرور
 گم ہوا گو گو ہر دل کو جان میں اگر
 بھائی نے می وہاں کی اسکو یا نا ہو ضرور
 ہو کیا مطلب کی کو تم میں یوں ہو ضرور
 گوئی غفلت ہو اور اس زمانہ ہو ضرور
 ضامن مسکین کا تو تھکا لگا ہو ضرور
 جانی ال اسلام و دین بے تری غلام ہو ضرور
 ضامن مسکین کا تو تھکا لگا ہو ضرور

و چھوڑ
و چھوڑ
و چھوڑ
و چھوڑ
و چھوڑ
و چھوڑ

برگز
برگز
برگز
برگز
برگز

اندر

کتاب

یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید

پرہیز گار آپ بن معلوم ہے ہمیں بے جرم قتل کرنے کی خبر خدا سے ڈر خود دی جلانے آپ نے اعلیٰ ہی زمان وعدہ کیا وہ فائدہ کیا شب گذر گئی وہ بیوفا کسی کا ہوا آشنا نہیں	ایں شہوہ فریب دم باز رکھ پرہیز جو رستم سے اویٹ طائر رکھ پرہیز کشتے سے تو نہ صاحب عجز رکھ پرہیز دم دیکھ بھوکا اویٹ و سباز رکھ پرہیز اُس بیوفا سے ای دل ساز رکھ پرہیز
--	---

ایں اشک سنج راز نہ ضامن کافقہ کر اب یہ ملا تو گریہ اعجاز رکھ پرہیز

ردیف سین مہملہ

نہ جاتو تیار کسی اور بواہوں کے پاس مثال بوجے گل تر کمان گیانہ ملا ہمارے قربے پرہیز گلبدن کیوں ہے بہنو بہہ دفنان بلین بس ہر ناز شوق نہ تو غیر سے ای یار ہمے باہم مل برنگ بلبل شیدا فدا ہوں اسپرین	برنگ بلبل و گل بیٹھ خوش فتنے پاس ہمارے پہلو سے دل حیدر و درکے پاس گل بھی ہتا ہر گلغام خار خوش کے پاس جس بھی دھام یہ ایک جس کے پاس کسی نہ کھینچا نہ پردانہ خوش گس پاس اگر وہ گل رخ زیا جو ٹھیکہ منس کے پاس
---	--

مرا ضامن کین کی باغی مجاہد
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید

یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد

یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
تہجد و دوہڑ کا یہ سارا تہجد کو
یہ ہے قصہ پرستیاری نے بہن کرید
قصہ کی کھانسیں کافقہ کے ہیں
جگر گنبد بوز کے کس کے پاس
مرا ضامن کین کی باغی مجاہد

کلمہ اور کیا مایا اس اندر بس مانی ہوں
 اول فنا آخر فنا دھوکا دہم سے بے بقا
 جیتا رہو گونہاؤں اندر بس مانی ہوں
 مت کر طلب غیر از خدا اس کا پیالہ فنا
 دنیا کو یا کل خار و خس اندر بس مانی ہوں
 جز باوق کام از کلب چھوڑ جا لکھیاں
 تو نہ ہزار اور بیاد خوش اندر بس مانی ہوں

ضامن اسکا پست کہین نہ ملا
 ہنسنے ڈھونڈھا وہ یار نہ ملے نہ کوکس

تو مرغ دکھو مروی ہر تھار بوس کی ہوں ہر سینگ ہار کا انداز خوش نفس کی ہوں نہ بیا صفت طیر رکھ گس کی ہوں نجس کو ہوتی ہر دلہا رنجس کی ہوں مقام عشق میں باطل ہر بواہور کی ہوں نہ پوری کچھ کبھی کبھی بوس کی ہوں ہوتی ہر جھڑکی اب سکھو خار و خس کی ہوں نہ بکوفیل کی خواہش نہ کچھ فرس کی ہوں جو عشق لاکھ بر کل ہو تھویرس کی ہوں تھار جھلکے زیبا کے ہر کلس کی ہوں مقام فانی ہر دنیا گر عبت کی ہوں نہ سوز ہزار سطر طے پانچ دن کی ہوں ہر باہر ناد کی نگھون گھومس کی ہوں	جو صبر کش کو ہوئی دم او قفس کی ہوں سکھو ناہی ملی کے ہر جس کی ہوں مثال عاشق پر وہ شمع رو پر جہل ہمیں ہر پاک نقش جمال یا رکاشوق جو عشق باز ہر صادق تو جان دکھیلے نہی کی تو یہ کہتے تھے ماغر حقاک تھار ہر عاشق صادق کو وہ جنون ہو ہوا ہے تخت سلیمان خاک کا میرا وہ شاہ حسن دکھانا نہیں جمال کبھو کلس گنہ گاروں پہ مہرواہ کا کیوں کہاں ہر خوش سیلیمان سکندر و دارا ہمیں تو ایک فقط آگ کی ہر یار غرض تھار ہر قدر مونہ ضامن کی جان بکلی
---	---

دیوان ضامن

کلمہ اور کیا مایا اس اندر بس مانی ہوں
 اول فنا آخر فنا دھوکا دہم سے بے بقا
 جیتا رہو گونہاؤں اندر بس مانی ہوں
 مت کر طلب غیر از خدا اس کا پیالہ فنا
 دنیا کو یا کل خار و خس اندر بس مانی ہوں
 جز باوق کام از کلب چھوڑ جا لکھیاں
 تو نہ ہزار اور بیاد خوش اندر بس مانی ہوں

کلمہ اور کیا مایا اس اندر بس مانی ہوں
 اول فنا آخر فنا دھوکا دہم سے بے بقا
 جیتا رہو گونہاؤں اندر بس مانی ہوں
 مت کر طلب غیر از خدا اس کا پیالہ فنا
 دنیا کو یا کل خار و خس اندر بس مانی ہوں
 جز باوق کام از کلب چھوڑ جا لکھیاں
 تو نہ ہزار اور بیاد خوش اندر بس مانی ہوں

دفعہ دوم ہستی کا سبب بہرہ کمال
 قوہ غلط مضمون غلط ارشاد غلط ادا غلط
 یہ سبب ایک ہی مکان ہو دینا بہرہ چند روز
 ہم خودی اپنی میں اگر کھا دھو کا غلط
 شے کھا کر ملا دی حال ملازمین
 ہوا یا سودا جازی دلف کا سارا غلط
 ہم تار و مولوی کی ہم در کجرا سب
 عشق میں عورت کی کجی عشق میں کمال غلط
 لکھتی ہیں کمال اور کمال غلط
 دیکھ تو اب کیا کجی اور کمال غلط
 محبت کو کمال یا رضامن دیکھ
 دیکھ تو اب کیا کجی اور کمال غلط

آسان لبری کا نوہر خورشید کمال
 ہونین سکتو کجی تیری برابر خاص خاص

زندگی دنیوی ضامن مثال برق ہے
 جاوہ فانی ہے رکھین اپنا بستر خاص خاص

ردیف ضاد منقوطہ

ہم کو نہیں ہر کچھ بیت بختار سے غرض ہم کو غرض فقط ہر تو اک یار سے غرض تا نفس کا تار بہہ حیا یار تیرے ساتھ ٹانکے لگانے زخم پہ مرہم لگائیے بڑھ جاویں مرض عشق دوا ایسی دیکھیں	رکھتے ہیں ہم تو مالک بختار سے غرض کچھ ایک ہی غرض ہر نہ دو چار سے غرض سجھ سے ہم کو کام نہ زنا سے غرض بسل کو یار کے نہیں طومار سے غرض رکھتا ہر یار بھی دل بیمار سے غرض
---	--

آب بقا سے کام نہ عیسیٰ و خضر سے
 ضامن کو یار ہر تیرے دیدار سے غرض

ردیف طای مہملہ

جسکو سمجھو تو صحیح ہم اسکو پایا اب غلط جسکو تجلی یار کے دیکھا نظر آیا غلط
--

جہاں سے پہنچا لو دامن
 کہ گھر جو جہاں آفت سے پہنچا لو دامن
 ہزاروں غلاموں کو آ کر دیا ہے شراب
 تھارے سے پہنچا لو دامن
 وہ آج تیرے دربار کوئی نہیں سنا غلط
 جہاں سے پہنچا لو دامن
 جہاں سے پہنچا لو دامن
 جہاں سے پہنچا لو دامن

ردیف طای منقوطہ
 دیوان ضامن
 کتبہ یار کی لفظوں سے ہو دلا غلط
 بلا آواز جان سے رکھے ضاد غلط
 صبا کھلا در جہنم میں تو غنیمت کو
 جہاں سے پہنچا لو دامن
 جہاں سے پہنچا لو دامن
 جہاں سے پہنچا لو دامن

تھار

اہل

رخمی

ترجما

عربی

ہسکو

راہ

سطح

نامہ

عالم

مصر

یہ

دوم

تھاری

دست کو سیکھ سے بن نہ زاری کا گنہگار
خاص من زبان تو مجھ و دشمن کا ہنسی

روایت عین معجبہ

کافی ہیں شہین تن غنم سے دانغ
کھانا ہون شہنشاہی جیادیا قبا سے دانغ
چھائی کو کین غنم من کو کین کا دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ

تھاری کا کل مشکین کو دیکھ کے زاہد
رہے نہ قید سکوئی بھی پا پیرا محفوظ

ہوئے کا عشق ہے ضامن یہ ناگمانی بلا
کہ اُنکے چور سے ہم کو رکھے خدا محفوظ

روایت عین مہملہ

اہل رضا کو یار سے تکرار ہے منع رہی تھی عشق کو تسلیم چاہیے رہا ہو جو کہ آپ ہی فرقت میں یار کی وہ زبان کا عیش لذائذ نفوس ہے بسکو کہ ہونہ شرق نفاؤ جہاں دوست راہ درون پردہ سودا کی زلف یار سطح دیکھ کوں لے جس جا نہ گدہ نامہ بین کیا لکھوین کوں سے حال کیا عالم کو نمٹنے قتل کیا تیغ ناز سے حاصل جواب ہونہ کسی بات کا وہاں	بہل کو زیر تیغ کے گفتار ہون اس مرض کی کو دل بیمار ہے منع گردن پہ اسکی کھینچی گوار ہے منع بزار کے یہ طالب دیدار ہے منع تبسج کیا ہے رشتہ زنا رہے منع پروے کی بات برسریا زار ہون منع غرض بھی منع روزان دیوار ہون منع وان گفتگو تو قاصد طرار ہے منع پر قتل مجھ غریب کا خوشخوار ہے منع اقرار بھی منع ہر تو انکار ہے منع
--	---

چھپتے ہیں کب چھپا کے ہونہ کا دانغ
دیکھتے ہیں کب چھپا کے ہونہ کا دانغ
بیل کج کے ہونہ کا دانغ
بین نور غم سے چھپا ہون خوشی کیطین
کھانا ہون شہنشاہی جیادیا قبا سے دانغ
چھائی کو کین غنم من کو کین کا دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ
چو دانغ تلخ دانسلے دل جو رہے دانغ

دوران خاص
وقت کا ہر خدا کی یاد ہے لازم
یہانی کا ہون میں نہیں ہی میں خیال
دکھلا پانچے کوئی گل خورہ باغ میں
حادثہ زخمی شرمز کے پانچے خیال
جھلا دیا ہر کوئی نہ نفا کی کا شوق سن
کیا یاد ہے رشک کریں نہ لاسے ہون
لاکھ کی طرح دانغ ازل و بدلے دانغ
کیا صاف تھا یہ میرا دانغ
لاکھ کی طرح دانغ ازل و بدلے دانغ
کیا صاف تھا یہ میرا دانغ
لاکھ کی طرح دانغ ازل و بدلے دانغ
کیا صاف تھا یہ میرا دانغ

روانیت کی ہوتی ہے ہکواس پرورد
 بے غلطی ہوئی ہوئی اب زمین صاف
 خدا کے ساتھ ہو کلام اتر انصاف
 کی جگہ علی بن ہوتا اپنی کو ذوال
 سنا سنا کے فاصد کا ہو قصور معاف
 روایتیں کسی مذہب میں کر انصاف
 پسند خاطر ایزد کی عدل اور انصاف
 ہر جہادوں کی ہر فصل بہا گلشن میں
 فرقی عین ہر گل نہ کو اتر انصاف
 اسی کو خانہ کعبہ میں ہر اکھٹا من
 جودل ہر بال کہ درت میں اتر انصاف

روشن چراغ قبر میں سینے پر ہین مرے
 ضامن فریق یار میں تمیز جو کھائے دغ

<p>منا میں ہر یار نہ کچھ یار کا سراغ ایک تھا رفیق پہلو میں وہ بھی گیا ہر جہاد کچھ کام ایسا کیجیے جس کو وہ ملے مشکل تو یہ ہر جگہ وہ ملتا ہر نا بین گرم گفتگیاں دی حیرت کو ڈھونڈتے ڈھونڈھا اس کو کچھ جو بھنے پایا</p>	<p>ڈھونڈھا جہان میں پایا نہ دلدرا کا سراغ ہکو ملا نہ کچھ دل بسیار کا سراغ ہم کو تبادو دہستو اس یار کا سراغ منا میں ہر طالب دیدار کا سراغ ہاتھ آگیا نہ صاحب اسرار کا سراغ ہاتھ آگیا ہمیں تو یہ بیکار کا سراغ</p>
--	--

دل میں مقام یار ہے جون بوی مثل گل
 ضامن ملا ہے ہکو یہ اب یار کا سراغ

روایت فار

<p>خدا کی بخشش ہیں ذات میں تری وصا یہ ہنر مانا کہ یوسف ہی خوبصورت ہے وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہر ظاہر</p>	<p>نظیر ہر زمین ہر زمین سے تاقا مگر زینت ا سے دیکھ کر رے انصاف پڑا ہر جہد میں اسکے وہ نفرتی موبان</p>
---	---

تھا عشق میں شاہ رگد بار بار بین
 یہاں عشق میں رنج سے ہو گئی نصیب
 ہر ایک شوق کا دیا بہت بار بین
 یہاں عشق میں رنج سے ہو گئی نصیب
 ہر ایک شوق کا دیا بہت بار بین
 یہاں عشق میں رنج سے ہو گئی نصیب

روایت فار

بہت جا میں صوفیانا پایا ہے رفیق
 سادہ کو نہیں تے پر ہے کوئی شغیق
 خیال شمع میں بن رہا ہوں سرشار
 کہ چھپت کوئی ہو سکے پیو مام حین
 ہر ایک شوق کا دیا بہت بار بین
 یہاں عشق میں رنج سے ہو گئی نصیب

بیادوست

لہذا کاسراغ
رکاسراغ
برکاسراغ
بکاسراغ
ارکاسراغ
رکاسراغ

ے تاقا
ے انصاف
رنی موبان

پنختی

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

ہر وہ بود جس کے گلشن سر پہ پائون تک
ابھی آنکھوں پر رکھوں اور سر پہ پون اپنا اٹھا
چل گیا نئے اڑکر بولا کہ کیا منہ ہے ترا

قرۃ العینین حاصل جب ہو ارضنا من علی
اپنی آنکھوں پر رکھوں خیر البشر کی اڑیاں

گندوہ میں تنویریں بھجوں بار رات دن
مکھن نہیں کہ جوہر سے تیر کوئی نیچے
عالم شباب کا مہر اسار اگزر گیا
مجھ کو خلق داتو اب ایسا بھلا دیا
منہ مطلع اس پر شب تار زلف ہے
دیکھیا جو دل ربانے مجھے آپ مبتلا
ہر دو جہان کو رشہ آفت کو توڑ کر
دار الشفا پر یار میں جا کر کوئی کے

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

گو عام و خاص طالب جو و مقصود ہیں
ضامن حضور کا ہی طلبگار رات دن

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

چشم رنگین از گیسو زبر کی اڑیاں
غنچہ گل سوہن نازکی سیمبر کی اڑیاں
چوم داتو ہسٹلے شک فز کی اڑیاں

بھونڈھون

ونڈھون

مونڈھون

ٹھونڈھون

ھونڈھون

بھونڈھون

ونڈھون

نہ

کھینچے ہیں تیرے ہم بے تنہا رے
ما تھ پائون
ما جالدار کھلا خوابان سے بفرشتہ
زمین
کون جو عاشق نر زبیر یان سپارے
ما تھ پائون
موج سے دریا کے ساحل ہون ہم
زمین و زبر
مین اگر دریا ہون ہم کامین کتاب
ما تھ پائون
عمر ساری کٹ گئی ضامن کی راہ
عشق میں
جب بے غفلت میں کھڑے ہو کر سنوارے
ما تھ پائون

ہم نے مجھ پر عشق میں ہر چند مارے ما تھ پائون
کب ہوئے موج سلاسل کے کنارے ما تھ پائون
قید میں مجھ کو نے تیرے خوب مارے ما تھ پائون
چھٹ نہیں سکتے سلاسل سے بچارے ما تھ پائون
کھینچ کب سکتا ہے مانی تیرے دست و پا کی شکل
صانع قدرت نے تیرے یہ سنوارے ما تھ پائون
ذبح کر کے مجھ کو قاتل نے کہا خوش ہو کے یوں
اب تو ٹھنڈے ہو گئے لہلہ کے سارے ما تھ پائون
میرے دست و پا کی بندش دیکھ مجھ کو رو دیا
قید میں کب غم بندھے ایسے ہمارے ما تھ پائون
تیز دستی کر چکا قاتل کس میں تھک گیا
یہ تڑپتا ہے پڑا اسکے نہ مارے ما تھ پائون
پنجہ خورشید سے رفتار جون کب درسی
تیرے دست و پا پہ ہر اک کیون نہ مارے ما تھ پائون
ہے دلیل خون عاشق منہ پر رنگ صفا

دہ آب اکے طالع عبد ہے ضامن
نصیب نیک پر طالع سید ہے ضامن
یہ ایک باغی ہے از رنگ گل ہے ضامن
چرخ غور جو دیکھا تو دید ہے ضامن
نہ از دن قتل کی غصے بیگنہ قاتل
غصہ کی تیغ تیرے کا منہ پر ہے ضامن
دور از غیب کا بیجا کہ بچہ کھل جاسا
دوست گنہگار کی قرب کو
لکان و دیار جہاں دیکھ عشق
گوہ اسکا تو قیل الودید ہے ضامن
یہ اسکا عشق وقت رسید ہے ضامن
ہمارا یہ ہے یاد ہی ہر ہر کام
خدا کا عشق اگر منہ پر ہے ضامن

نام

دوہ میاؤں دی آہو فغان دی ترنگا
 ہاں کی کوئی دین بے شمار ایٹھیں
 ہوں نہ پیدار دی دین زیادہ از بس
 نظر بیا کوئی دین بے شمار ایٹھیں
 ہوں دین نہ زار زار بے شمار ایٹھیں
 جی دین بے شمار ایٹھیں
 اک نظر اس دین بے شمار ایٹھیں
 ہوں دین بے شمار ایٹھیں

تمام عمر جلاطے ہوتی نہ راہ فراق اگر ہر شوق شہادت تو سرکھٹ جانا جو ملک عشق میں بہو بچا تو آہ و نالہ	مقام یار کا اب تک بعید ہر ضامن صنم کو کوچ میں قطع و برید ہر ضامن ہر ایک جایی گفت و شنید ہر ضامن
--	---

خدا کے واسطے مجھ کو نہ بھولنا صابر غلام آپ کا بے زر خرید ہے ضامن

ترے عاشق کو صبر بھان اگر ہو تو میں جانوں ترے محبوب کو ان کی چین بھان چھاؤ خاک تو اپنی کھول کے کاکل میں بھان پڑ پکار جگا دی آتش الفت گدا دی آگ تو لسی تری تیغ قاتل سوئے سہل ہر قاتل کھیا کھایا غم تو ترے عاشق کا بھانی	مناں حق بان تیرا گدہ ہو تو میں جانوں میں سبھی میں عاشق کا جو گدہ ہو تو میں جانوں گھٹا کالی سر بہ تابان بد ہو تو میں جانوں بڑا گھٹا سر تا پا شر ہو تو میں جانوں دھو ہو تو میں جانوں دھو ہو تو میں جانوں ذرا تو دیکھو اگر حکم ہو تو میں جانوں
--	--

ترے احوال خستہ پر اگر چہ روتے ہیں دشمن پر اس کے دل یہ ہر ضامن اثر ہو تو میں جانوں
--

ہماؤں انداز میں یار بھاری آنکھیں شر بگین آنکھ بلاخیز غزالان ختن	تیرا تلواری لگاتی ہیں بھاری آنکھیں لیکے بھین کو جان جب یہ سنواری آنکھیں
--	--

خدا من ارنی کو جلاطہ ہوئے جو کلیم
 عین زفاک میں کیا خوب ملا یا بیکو
 ہر شان انیا جو منو خدا تو نہ ملا یا بیکو
 خواب نابودین آرم کر تے ملے بیکو
 ہر شان انیا جو منو خدا تو نہ ملا یا بیکو
 خواب نابودین آرم کر تے ملے بیکو
 ہر شان انیا جو منو خدا تو نہ ملا یا بیکو
 خواب نابودین آرم کر تے ملے بیکو

اردیٹ واو
 زفت یار کا یار و نہیں یار ایٹھیں
 دیوان ضامن
 غم زنت نے شکار کے مارا ہیکو
 بخت بخت کی نظر توں گرا یا ہیکو
 اپنے بیکان کی نظر توں گرا یا ہیکو
 ابھی حالت میں کیا جھوٹے بیکو
 جس علی کو جلاطہ ہوئے جو کلیم
 خدا من ارنی کو جلاطہ ہوئے جو کلیم
 عین زفاک میں کیا خوب ملا یا بیکو
 ہر شان انیا جو منو خدا تو نہ ملا یا بیکو
 خواب نابودین آرم کر تے ملے بیکو
 ہر شان انیا جو منو خدا تو نہ ملا یا بیکو
 خواب نابودین آرم کر تے ملے بیکو

۵۲
 کل کلاؤ زری شمشیر چا نے کیا کیا
 تو جو آو تو تو تھکا رکھاؤن تھکاؤ
 جی آتا تو زری ضامن تھکاؤ
 راز نہاں ہی جلوہ گرہاں تھکاؤ
 چشم بزم خورشید خندہ بخندہ تو جو
 خانہ بخت و در بدر کو جو جو جو
 راز میں آیا نظر وہ تھکاؤ
 وہ موبو

۱- کله کله
 ۲- کله کله
 ۳- کله کله
 ۴- کله کله
 ۵- کله کله
 ۶- کله کله
 ۷- کله کله
 ۸- کله کله
 ۹- کله کله
 ۱۰- کله کله

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عاشق جهان کوئی جایم ندانم و نه گنج
مهر جهان را که در گنجینه است نه گنج

[illegible]

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

آپ گم جائے صنم میں اور آنا تیلی کسا
 نذر عشاق میں ہاں یہ شریعت ہو تو ہو

میری وحشت نے کیا آباد کوہ و دشت کو
 بعد مجنون کے تجھے ضامن خلافت ہو تو ہو

مجھ کو دیکھو تو میں کیا ہوں تنہا ہا ہا
 در دین در تن میں درد و اکووری
 فکر کا کل کی عدم میں تو نہ تھی اب لیکن
 مجھ کو عاشق کو معشوق کو عشق کو
 میں ہی سجدہ ملائک ہوں شکل آدم
 بال و پر توڑ دیو عشق کو صیاد نے پر
 لامکان اپنا مکان ہر سو تماشے کے لہو
 ہو ہر اور ہا ہی انا الحق ہی میں نزل انبی
 کسکو ڈھونڈھوں کسی پاکو نہیں تباہ و متا
 شیتہ تن میں مقید ہوں بری کو مانند
 مطلع نور خدا ہوں تنہا ہا ہا ہو
 درد کی اپنے دو اہوں تنہا ہا ہا ہو
 بستہ زلف دو ماہوں تنہا ہا ہا ہو
 جا بجا جلوہ نما ہوں تنہا ہا ہا ہو
 منظر خاص خدا ہوں تنہا ہا ہا ہو
 باغ قدسی کا ہما ہوں تنہا ہا ہا ہو
 میں تو پردہ میں چھپا ہوں تنہا ہا ہا ہو
 شمس عرفان کی ضیا ہوں تنہا ہا ہا ہو
 آپ میں آپ چھپا ہوں تنہا ہا ہا ہو
 نور احمد سے بنا ہوں تنہا ہا ہا ہو

مجھ کو تم غیر نہ سمجھو ہے مرا نام کفیل
 میں کمان اُس سے خدا ہوں تنہا ہا ہا ہو

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 بہاؤی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 ہمایوں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 نور جہاں بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 شہر بانو بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی
 عروسی بیگم کو خان زاد کا زینت بن گئی

کے جی پر چلے جا کے دم چکا کر
 پہلے سے خوش نشین اگر بنے
 کیا جائے کوئی کہ نہیں ان کے
 زینت پر درون اگر رہا نہ ہو
 اس طرح نامہ کہ سخن میں گلا نہ ہو
 زینت میں باری کوئی سازگار نہ ہو
 اس کے سوا نہیں کوئی سازگار نہ ہو

حیات بخت ہلاک ساز دس لایا پھر بھی جگا کے ہم کو
 تو باغبان اس جان گلشن عجب یہ رنگت کے گل بنائے
 مزار چو خشنم نمود گریبان مثال گل کے منہا کے ہم کو
 رہے ستمگر عجب گل رو پر ہی کے مانند شعلہ رو
 گیا وہ محفل میں چھوڑ تہا مثال شمع جلا کے ہم کو
 مجا صراحی کد ام میکش ہوئی ہے وحشت چغتیب کو
 ہم آپ بیٹھے ہیں غم کے مارے نہ چھڑو بند و خدا کر ہم کو

غریب مسکین فقیر ضامن لگا ہوں دامن تھارے صابر
 کر رشک جنت دریم کویت اٹھانے یان سے بٹھا کے ہم کو

سکھڑ ڈھونڈھے اُسے جسکا پتا نہ ہو	مسکن ہر ایک جا کا جیتک شانہو
جہاں کہ خیال غیر سے سینہ صفا نہ ہو	اُس جگہ زمین نور جمال خدا نہ ہو
شیخ کی طرح جل کے ترار ازوا نہ ہو	خاموش جل بھجور کہ دھوان اک در نہ ہو
ہم سے خفا تو او بہت نام حسد نہ ہو	بے جرم قتل یا کہ سیکار د نہ ہو
سرسبز ہو کمان نمر و شاخ برگ گل	و ان کی طرح خاک میں جب تک ملا نہ ہو
جل چلے خاک بھی نہوا اور نہ کچھ تجھ کا	جیسا کہ مین جلا کوئی ایسا جلا نہ ہو

خدا میں ہر ایک کا غیر از خدا نہ ہو
 اہل کبار اہل با و اہل جانی آہل تو
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 لکھا بخون کی کون ہر جا کہ ہو تو
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 دیکھو یہاں تو ہمارے فنا کوں ہر جا کہ ہو
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 دیکھو یہاں تو ہمارے فنا کوں ہر جا کہ ہو
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 دیکھو یہاں تو ہمارے فنا کوں ہر جا کہ ہو
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو

انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 دل و قیدی ہم مل علی ہر گل میں
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 کوئی نہیں ہم مل علی ہر گل میں
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 فرق نہیں ہر ایک ہر گل میں
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو
 فرق نہیں ہر ایک ہر گل میں
 انشا اللہ کائنات سخن میں لایا دی لا ہو

۵۹

منہ کی سہ

و باریک دل میں ایسا ہے

میں بیک لگ چکی تھی کہ

سادات الحی
صلی علیہ
وآلہ
و سلم

بیماری بر
خبر دایمی بیدار



مین ہونے شروع کیا کہ صفت تو عجائیبی اور مہرور

صفا من علی توہو کے فنا ذکر کیا کر اللہ ہو

انت المادی انت الحق ليس المادی الالهو

رویت ہائے ہونہ

مری جان و دل نے یہی لی ہوئے وبارک وسلم وصل علیہ
خدا خود محبت سے فرماے ہو وبارک وسلم وصل علیہ
محمد کو معراج میں باخدا وئی کا نشان بے نشان ہو گیا
کمالات ربّی ہوئے دم میں طر وبارک وسلم وصل علیہ
خدا و محمد یہ ہیں ایک دو ہوئی اُن پہ وحدت ختم منکرو
خدا خود یکے ہم محمد یکے وبارک وسلم وصل علیہ
وہ احمد بلا میم ہے وہ احد و عربی طاعین حین عین رب
جو کل شے ہر لاشے وہی کل ہے شے وبارک وسلم وصل علیہ
اگر وصفت احمد دو عالم لکھیں شکستہ قلم سان وہ عاجز رہیں
وہ حسرت سزا لان ہوں جو ن بانگ فرد وبارک وسلم وصل علیہ

یہی مولیٰ علیؑ (ع) مگر
کہ جبر ہے نازل بلا ہے
وہاں کہ وہ وصل علیہ
وہ نور جمال مقدس دکھا کہ نشان
جس نور کا تھا خدا

غم جو ظما من کسانک سے
 و بارک و سلم وصل علیہ
 کیا بیان کیے بغیر اری آہ
 گم گیا ابتلا آہ کے ہر گدا
 شاہ

عشق میں سیر کے لئے
 نیک محفل میں
 دل میں سیر کے لئے
 عشق سے لاکھان میں آہو نیا
 عشق رہبر کے لئے
 عشق کو جانے کی کوئی گزیر
 عشق یار کو کوئی پوچھ سہ
 خانان جان دل کر کے کہ تباہ
 عشق

میں

۵۷
ایمان آید یہی پردہ ہر کٹھا دیکھ حجاب
نظر مبارک پر نظام دین فی الفور کے ساتھ
نویں صدی ہر اک شریعت میں
عورت کے نام پر

بیانِ ضمانت
حضرت ابو اکاسہؓ کے ساتھ
چشمِ بیکار کا بیچارہ مومن اور اللہ بابر
راغبیچان کا گرفتار ہو گیا
ساتواں

ای عزیز و صوفی
 ای بیست کا نزدیک ترین
 بیضی کجھو طبیعت و شفا ہو و مگر
 مرض عشق کا بیمار ہوں و اللہ با بقدر
 تیرے گل کی شفا ہو و گلشن کی ہوس
 اللہ ہوں و اللہ با بقدر

یہ ایک ایسا ہیرو ہے جس کا تصور ہر بندہ طالبِ ہدایت کو
نیفِ ناگن کا تصور ہے یہی ہے ماریون واران
یہ ایک ہیرو ہے جس کا تصور ہر بندہ طالبِ ہدایت کو
نیفِ ناگن کا تصور ہے یہی ہے ماریون واران

و درین عشق و باغار بهون و اندر باغ
 چمن و خار سبزی بهین قاتل مارا
 نیش گل گار کمر خردن باغ وین و اندر باغ
 بهین زری خار بهون و اندر باغ
 اور زیاده

عشق میں ترے مر گیا ضامن
تجھ کو ڈھونڈھوں کہاں مرے اللہ

آئینہ اسکندری کہ ہو یہ بہتر آئینہ
ہو گیا حیرت زدہ سا کچھ کشد آئینہ
شکل تعمیر پرباں سیر ہو تھیر آئینہ
اسیے پھر تا ہو گردون لیکو گھر گھر آئینہ
ہر تری تصویر میکول کے اندر آئینہ
کیون دل ہو جا میرا ایک بو تر آئینہ
جب کھا کر تجھ کو دلبر چرخ اخضر آئینہ
ہو گیا دشمن مرا اور تیرا ہر آئینہ

جب خودی خود گم گئی ضامن خدا ناپا ہر ہوا
ہو گیا روئے ہنواد یوار ہر و آئینہ

<p>کفر ہوا اسکو سمجھ لے سہ ذرا غور کر ساتھ غیر ہر شے کو سمجھتا ہر اسی طور کے ساتھ بر مٹح بحر بین دائر صفت دور کے ساتھ</p>	<p>بر حق تو نہ مشغول دلا اور کے ساتھ باور بن حقیقت بن ہیں یہ دنوں کی موج دیا و تقاطر و حباب و اہی</p>
---	---

انوار الہی
حسن و خداداد پر کچھ
اعدالے نماز سے خلوص نہ مروت
الفٹ نہ قیمت نہ خلعت نہ مروت
وہ رات تھکا کر کہاں جو رویداد
مگر یہ صفت ہم دین سوس کی
ہوتا ہے کہ غریب بیان غور زیادہ

خدا کا نام لکھنا عین نون ہمارا ہے
خدا کی ذات اقدس کی ساری بارگاہیں
انہی ہی گلیوں میں دھن دھن دھن دھن
ہمارے سامنے ہے خدا کا بارگاہ
قادی قادی قادی قادی قادی قادی
خدا کی صفات میں قرآن تک پہنچنا
نہیں پہنچنا میں منزل کا دیار رسول اللہ
بن یاد دہ کر منزل کا دیار رسول اللہ
قدیم نئی خوشی میں سرایا رسول اللہ
خدا کی بارگاہ سے اپنا سوار یا رسول اللہ
خدا کی برکت میں ضامن ہو یا رسول اللہ
خدا کی برکت میں رہا یا رسول اللہ

دو چند ہو جس رخ یار کا بل سے
جون صغیر اعدا ہوں فی الفور زیادہ

گھبرا کے جو صحران کو کل جاتے ہو ضامن
ہو جاتی ہر دشت بھی اسی طور زیادہ

دکھا تو یار زخمی ہو چہ ہمار کو ہاتھ	تو مانی مر گیا حسرت کے سر پہ یار کو ہاتھ
پڑے جو فاتحہ تو قبر پر سپہ جادو	تو گو رہو تر گشت اٹھے پسار کے ہاتھ
ہر بعد مرگ مری خاک میں خون کا اثر	بنا و قیس جم آجا کردہ کھار کے ہاتھ
ہماری بیاس بھی آب تیغ سو اسکی	بدان خرم سو چون گنگا پیو یار کے ہاتھ
مرض عشق سے لہندہ و پڑے ناز و فنا	لگا کر لے تیم مری غبار کے ہاتھ
وہ آئین غسل کے خاطر خوب ہنلاؤں	غریب بجز محبت جین بقرار کے ہاتھ
پوچھ گیا ہوں گلی میں صنم کی ہو کر غبار	عرض پہو پوچھ قدم تک تو خاکسار کے ہاتھ

عزیز کیا کرے ضامن بہار دنیا کو
خون گلے میں جو اس یار غلگسار کے ہاتھ

نیکو کو نام لوں ہر دم تھار یا رسول اللہ	خدا کی شوق سے تم کو گیار یا رسول اللہ
خدا کو خوف سے اسدن نہی بیتا ہے نیلے	نہیں ہو گا وہاں تم بن سہارا یا رسول اللہ
خدا جو چہ کا بے اسدن تم اپنی اُمتی لاؤ	ہماری بھی وطن کرنا اشار یا رسول اللہ

دیوان ضامن
دیکھا تو کو جہاں نابین جان بلب
ہوں بیٹاں کیا ہے
چاکسار کج تیغ کیا ہے بیکسار کج
لال کیا ہے
کمان ابرو اور تیغ خونی قضا ہے
نفسین اس کے قاتل
کجا تو خال میری جان کو تیرا تیغ
کھانا ہوں تیرے شیل
کے تیرے کو تیغ دل کے تھاری
دلفون کا دل کیا ہے
دینا تو غریبوں کی
ج

49

۵۹
پول میں صرت ہی لے علیہ ہم
زبانہ پانی جی نہ نکالت
کچھ پانی پوچھا کہ تو

نیزت میں مال کیا ہو
ایک نالان مجھ سے

سید علی بن میر علی

این کتاب در دسترس است

عزیز بنی گھٹانا نا چھوڑو
عزیز نا تو جانا چھوڑو
اچھوڑو

جوابدشاہون کا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
 تمھاری غمخوئی نے سب کو مارا پڑی تڑپتے ہیں لاکھوں ہرٹھو
 کبھی نہ کشتہ نکلو آ کے دیکھنا نہ پوچھا سبمل کا حال کیا ہے
 اٹھانہ دوسرے تو اپنے ہمکومین تیرا عاشق ہوں جان ہو گزرا
 نہ چھوڑ جاؤ نگاہ تیرے در کو تمھاری دل میں خیال کیا ہے
 تمھارا رخسار حق تھا ہر یہ آئینہ ہے جمال حق کا
 کہ جس نے دیکھا ہے تم کو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
 یہ میٹھی باتیں ادا کی جتوں رسیلی آنکھوں نے ہکو مارا
 جو تیغ برسان سے ہکو مارو تو آپ کا کچھ کمال کیا ہے
 اسی توقع میں عمر گزری کہ یار ہم سے تو آئے گا
 نہ ہمنے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہمنے دیکھا وصال کیا ہے
 تمھارے سبمل کا رقص دیکھا فلک پہ زہرہ کا حال بگڑا
 تو ہاتھ مل کے بولے صوفی یہ وجد کیا ہے یہ حال کیا ہے
 چلا مکان سے نکل کے اپنے وہ کبک رفا رنما زینبی
 کسی کی طاقت زبان پہ لائے یہ کیا کیا ہے مجال کیا ہے

میں کیا غور کروں گا
 وہ گلہ گلے میں آئے
 طائر دل اگر نفس میں آئے
 پرندہ صلیب پر انھوں نے آئے
 کوئی قاتل میں عاشق تو جانا چھوڑے
 اگر کیا چھوڑے تو آواز نا چھوڑے

عین نالان و زمان ہی چھان چھوڑ
 اب نکل میں غم تو شیان چھوڑ
 رات دن تیری تو کھانکے غم بیفائدہ
 شوخانی چاہیں نہ نہر کھانچھوڑ
 شہر دراصل جانشین چھوڑ
 شہر و سرکار جانشین چھوڑ

ایک مکان کا جھوٹا
تو یہ نشانہ جھوٹا
میں نے یہ نشانہ جھوٹا

کوئی دم نہ ہو
 خانہ دنیا کا بیکل کا راضہ
 جو خدا کی یاد کو یہ کارخانہ چھوڑے
 گوہر دل گم گیا ہو کوئی جہان میں اگر
 خاک کوست چھان دنیا ایک دانہ چھوڑے
 مولوی خاتم مہر ظاہر بنیامین خراب
 ان غائبانی کائناتوں کا بنیاد چھوڑے
 رنگ

دشمنی زلف مارده کا فریاد
دل بکری کھنکھانے کا فریاد
انٹائی توڑ سادل کو ذرا دس
نیم چھوڑ کر غبار دیوار دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس

رنگ لائی گایہ کدن آب کارنگ خا
لیگنا ہونکا شکر خون بہانا چھوڑ د

زہر و تقویٰ جیہ و مسواک و قبیح یاں پہلے
ضامن اپنا طراپو عاشقانہ چھوڑ دے

اگلے لاس نبامین یار و داغ حسرت لیچلے
ریخ و غم سوز جگر بتیابی دل لیچلے
سر کھج جاتے ہیں کوئی یا میں ہتھوگر
عشق عاشق ہو گیا ہر حضرت انسانہ
کوئی جانان میں جب کوئی بیاہ عشق
رشتہ گلزار ارم تھا ایک جلوئی سو گھر
تم قیدی کو جو قاتل ساتھ اپنے لیچلے
اُس صنم کو ساتھ اپنی اہل بہت لیچلے
ہم بہت کر جاو جان پر تو آفت لیچلے
دم نہ مارا ہننے قاتل تیغ دوم کو تلے

داغ و دلیر لیچلے کیا بار صحبت لیچلے
ہم نعل میں پانی اک شور قیامت لیچلے
سر کو انہر دوش چھپیں ہو طالی لیچلے
چھینکر ملکوت سر بار امانت لیچلے
جاگو ہم دار الشقایم رخ و رحمت لیچلے
کلبہ حزان میر کو تم یہ برکت لے چلے
تکو حشت لیچلے ہم ساتھ حشت لیچلے
داغ قسمت ہمنو اپنی دلہن حسرت لیچلے
دری چلے دل تکو ہر دم کی مصیبت لیچلے
جان کو تسلیم کر ایمان سلامت لیچلے

کوچہ جانان میں ضامن جو گیا مارا گیا
شکر ہے تم جان کو حضرت سلامت لیچلے

نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس

نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس
نیم سطل کی بنا کر لہا دس

قدرت خدا کی ہے گردہ جابگر
جسکو چاہو صانع قدرت سنو اور کہ
ایک شہید کو بھی سچا بکار دے
بہر ان کو دوش پہ پیسہ نہا دے
ہر دم خدائی بایں اس گوند اردے
دشمن جہاں بابر و خیران ہار دے
خامن

41

خدا کی باتیں خدا سے
کہہ سکتے ہیں

بین جبر و کفر

بہارِ نبیؐ خدائے ہی جا
نشانِ حجاب نے خدا کی

محمد بن عبد الوہاب

وہابیہ نے غدار کی

ابا آنکھیں
باقین خدا ہی جانے
بہت بخوبی بخوم
قرعے ریل کے ڈاکے
کوئی نفقات کا بھید جانے خدا کی
باقین خدا ہی جانے
مست

بایں خدای بجانے
کسین میں قطعے نے پڑائے خدا کی

میں ہیں وہ جیتہ

یوسف زہرا بیگم میں مقید ہوا سبقت

دیوان خاص

اس کا بہت قواعد
ہم سے ایک ہوا
یہی جانتے
ہم

ضمائن قمار بازی سوداے عشق ہیں
بازی لگی ہی یار سے سمرانیا ہار دے

صابر علی ساما مشت جاننا کوئی نہیں رکے
 سارے مٹی جوڑا یا زیا کیجھو کیا دی بار خدا یا
 حال اپنا کیسے سناؤں غمی جگر ہوئے کھاؤں
 چھوڑ دیا ہر سبے ہم کو ساتھ دیا ہر سبج و اک کو
 اگر لگی چل ہی گیا خاک میں بالکل مل ہی گیا میں
 عشق خدا ہی مال دانت ہر شے کیجھو کوئی خیانت

ضماعت علی تو خوب سمجھ لے کر نا ہی جو کچھ ابھی سے کرے
ایسے جہان میں پھر کے تو آتا کوئی نہیں رہے

عجب ہیں قدرت کو کارخانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
 دکھاؤ ہر دم وہ اپنی شانیں خدا کی باتیں خدا ہی جانے
 میں سن چکا ہوں بہت فساد خدا کی باتیں خدا ہی جانے
 یہ واعظ آیا ہو کیا سنانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
 کھانا پر دعو کا بھید یا رو خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو

4

ہمارا دل کو یار بن سہاگی
ایسی باتیں میں باتیں ہی رہیں گی
وہ خالی ہوتی درک کا وہ نظر کس سے
بیمار غلبہ ہستی پر رشک زن مٹی
بن جہیز میں رادانی فاکس مٹی
کو دکلا بنے زینہ کا پودہ مٹی
بیکھل بیکھل مٹی کی ہوا سر دیو
کہ جادو میں دیو تو مٹی کی ہوا
بنا کے داندہ اشعار کے خیال سے
کہ لادہ دار کی خیاں سے

کسی کو آئے وہ سم کھلانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
نہ فکر کر تو خوشی و غم کا خدا ہی مالک ہے بیش و کم کا
ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
کہا جو موسیٰ نے رب آریٰ کہا خدا نے ہر لڑ خرائی
وہیں وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
کہا نبی کو کہ وہ ہدایت کا یہ شیطان کو کر کے لعنت
را دھرنہ دینا کسی کو آئے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
کسی پر زحمت کسی پر ذلت کسی پر عفت کسی پر رحمت
خدا کی حکمت خدا ہی جانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے
سمجھ لے دل میں یہ خوب ضامن ہوا خدا کر نہیں ہے ممکن
کہ ایک تنکا لگے ہلانے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

اُڑی گی حشر تلک میری یار بن مٹی	بچیں گی شہید دلی فتنہ زن مٹی
ہمارے لاشہ منطوم کے لیے یارو	سرخاگ کو چھ جاناں کی ہر کفن مٹی
مواہوں تیری محبت میں قوت و فن وہ	ہماری لحد پر آڈال جان من مٹی
نہیں ملیگا پتا خاکسار عاشق کا	ہوا ہو کو چھ جاناں میں جا بدن مٹی

ایسی کوئی بات کہی دینے نہیں آئے
یہ کیا مقدس بات کی شان سے
جل کٹا کر شمع جو ہر لاشہ لاشہ
گوئی کہ یہ بخاں خاں کیوں پروا نہ لے

دیوان ضامن

کلیں کو دانی گل انداموں کے گھٹا نہیں
چھو گلو عاشق مجھے سارے دل سے
بٹھکے کیا فکرو عبادت کو نہ آباہ بھی
دم دیا یاد دل میرا کجا نہ ہے
وعدہ دیدار و آہ کے زبیا ہوں میں
شوق نظر دہنہ چو تو کھٹکھٹا نہ ہے

شوق نظر دہنہ چو تو کھٹکھٹا نہ ہے
جبرین تیرے پر سیاہی تیرا نہیں کھانے
جو زلف و مٹی کی تیرا نہیں کھانے
یار پر نام مٹی کی تیرا نہیں کھانے
داغ و آواز مٹی کی تیرا نہیں کھانے
باصطفیٰ اصل مٹی کی تیرا نہیں کھانے
شکستہ اصل مٹی کی تیرا نہیں کھانے
احد محمد مصطفیٰ خاتون حبیبہ علیہ السلام
حسنین جان بھائی ضامن علیہ السلام
خداوند

۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

جن مکر فلیس مٹی تا طاعت
مبارک ہو دے

اجاب ہیکے ختم
دعا سے خاصیت قبول ہو دے

مجدد عت مبارک ہو دے
برطت جلوہ گر ہے جمال ہو دے

منصور عین حق ہے جمال ہو دے
بزرگ ہو گل میں ہے جمال ہو دے

خواہ بخت شیر خدا بر من مدد جلدی سر آ از کمر اگر کتہ نون تو شمع میں بردانہ ہوں نولن ترانی ست مستایں ببارنی کہہ رہا و تو کمان چکیاں سب ہزوات حق عیان و نور ذات یحییٰ روشن ہر تجسس جان من اجمعی نام خدا ہر شان میں جلوہ دکھا	سلطان شاہ لافقی منا منعلی منا منعلی الف من میری ل جلا منعلی منا منعلی ابہ و نشون و دکھا منعلی منا منعلی پر وہ خودی کا اٹھ گیا منعلی منا منعلی تجسس ہر عالم مضیا منعلی منا منعلی ہر گاہ بندہ کہہ خدا منعلی منا منعلی
--	--

ظاہر ہوا نور ازل بر شکل و شان جزو کل
میں کیا کون اس سے سوا من علی منا منعلی

اکی دولہا پہ پیاری دلیں بعیش و عشرت مبارک ہو دے
شہادہ جوڑا اگر کا سہرا بسا دو نعمت مبارک ہو دے
کلاہ دو ستار اور متفق گل بہاری کا تازہ سہرا
قباے چنپا خائے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہو دے
قر کے مانند آج دولہا تو بزم انجسم میں جلوہ گر ہے
فلک پہ ہو اس زمین کو رفعت یہ رشک جنت مبارک ہو دے
نکاح سنت ہے انبیاء کی قرآن ماطق ہے فائز کا

کے شمع بزم عشق سب مال ہو دے
قربان جان دل تو من لاف ہو دے
منظوق سدا ہے وصال ہو دے
عالم تمام منظر نور حضور ہے

ظاہر ہے جا بجا خط و خال ہو دے
ظہور ہو بلکشاں ہر صفت ہو دے
لیکن علی یقین خاص ہے مال ہو دے
روستہ ہر عیشہ وہ دولت کے واسطے
حق سے ہم حضور مال ہو دے
اس کی سوا میں کیونکہ کوئی بزرگ
دل میں ہو یا خاص خصال ہو دے
باطن میں حق ہو جلوا افزہ کائنات

ظاہر میں جا بجا ہے نکات کا
خاص ہی ہو یا دیوار ہو دے
صلوات بر ملک و آل ہو دے
لج کیلے کہ بزرگ دیاری ہو دے
یکایہائی ہو تو ہم میں بہاری ہو دے
دخت رنگ نشان ہو تو خاری ہو دے
بزم فنا ہو بلکشاں ہو دے

کون راسکاسا بیکل گیارا زردون
 ہر دلا میں ہی رہے زلا دہی
 کوہ پی دی دی زبون دیادی
 مبارک مٹو دی بارکھاسن شیدا دی
 جہم دیکھتا ہوں آدم تو ہی تہا
 ہر قدر از بنمان سودہ ہو ہو ہن
 ہر جاک عاشق ہم اپنے نازند
 طلب ہو پای کردار جنت و جہنم
 کون تین کوئی جسم و جان میں
 صبر کا ناکھن کی کون گشتا ہن
 کہیں چاک و چون وہ کون کون سا
 کہیں متنی ہو سکے سبک میں بھی
 کہیں خون عاشق کر کتاہ صند ہا

دیوان ضامن

کیجوا سگی ملی من عزیز و دفن مجھے	جاتا ہوا وہ مار گیا راہرن مجھے
آیا نظر حسین ذاکر کفن مجھے	یا تاک کیا ہو چاک گریبان خون مجھے
گریہ کر اکیدم نہیں ہوتا من مجھے	تیکسا موج بحر من بجا پر گاہ من
بالکل خزان نظر من ہی سیر حسن مجھے	فرقت و داغ زمین کچھ سقدر مر
کافی ہر تار زلف کی اسکر سن مجھے	زنجیرا میں اس دل وحشی کو مست کرو
وزرات بس نئی ہی یہ سوز و جلن مجھے	پردانہ ایکبار اگر جل گیا تو کیا
کتر دکھائی دیتا ہر حل میں مجھے	شیرین بیونک ساؤ او سرخ لب تر
ماری ہی ڈالے یہ تر اسادہ پت مجھے	کھلے سندور کر یا تو جہاں ہر من کسطح

فرقت میں تیری مر گیا ضامن خدا سے دور
 تو آ کے اپنے ہاتھ سے سینا کفن مجھے

غمر و دکادان ہی ہر راحت دہا دی	دلبر عدا دی ہی ہر عاشق شیدا دی
اب تو ظاہر ہو ہو صلوہ نما ہیکاد ہی	جب پنهان تھا وہ پیار پردہ لاشہ من
آئینے میں گلرخون کا چہرہ زیبا دی	رخ دی کاکل دی برو دی چشم سیاہ
گل و ہی نبل ہی ہر زکس شلاد ہی	قرنی بلیل دی ہر لالہ و سر و چین
عالم سفلی دی ہی ہر عالم بالا دی	عش و لوفش تک ہر گاہ پر کاکل طور

نزدان کی جنت ہی کچھ پریشانی
 جو کتاہ خود آب لافظہا ہے
 جہاں کی جنت ہی کچھ پریشانی
 جو کتاہ خود آب لافظہا ہے
 جہاں کی جنت ہی کچھ پریشانی
 جو کتاہ خود آب لافظہا ہے
 جہاں کی جنت ہی کچھ پریشانی
 جو کتاہ خود آب لافظہا ہے

وہ آپ ہی زنگی شہناکین کچھ ہے

کین کچھ ہے

کچھ منظر کچھ ضامن کچھ

مشکلات کچھ

بھیاردون بن ہر کیا کیا کین

کچھ ہر کین کچھ ہے منزل کربلائی

شال زگس حیران گریبان چاک مشعل گل
وہی ہے بلبلی شہد اکین کچھ ہے کین کچھ ہے
ہوا لاؤل ہوا لاحد ہوا انظار ہوا الباطن
وہی دانا وہی بینا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
چھپی وحدت ہر کثرت میں ملی کثرت ہے وحدت میں
دکھا منہ بھر کیا پردا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
وہی واحد احد مطلق منزہ ہے خدا برحق
وہ ہر جانی ہے خود ہر جا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
کین یوسف بنا پیار از لبت حجلہ زیبا
جدائی سے مجھے مارا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
کبھی زاہد کبھی عابد کبھی وہ بادہ پیمایا ہے
اُسے ہر رنگ میں دیکھا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
کین گل ہے کین بلبلی کین سرد اور کین قمری
ظہور اسکا یہ ہے کیا کیا کین کچھ ہے کین کچھ ہے
وہ آپ ہی سنبھل دلالہ وہ آپ ہی سرد قد بالا

ہمارے کچھ ہے منزل کربلائی
نہ کو کچھ میں ناقہ ناخدا اترے
کین شال کچھ ہے منزل کربلائی
ہمیں خواہش ہے دیدار خدا کی
نہ چھوڑے ہم دیوانہ دل
نہ وہ زلف کا فر ہے بلال کی

دیوان ضامن

جلا سبکدے سے غیب
کین شال کچھ ہے خدا کی
کین شال کچھ ہے خدا کی
کین شال کچھ ہے خدا کی
کین شال کچھ ہے خدا کی

نہ کو کچھ میں ناقہ ناخدا اترے
کین شال کچھ ہے منزل کربلائی
ہمیں خواہش ہے دیدار خدا کی
نہ چھوڑے ہم دیوانہ دل
نہ وہ زلف کا فر ہے بلال کی

گلدستہ معرقت معروفت بہ دیوان صامن از صامن صامن علی

۶۸
نکسین بک

چنگیزی کی نظر سے بین کیا بت محبت
پروغ تھی تو نے تری در نکالی
ابو در کمان شہزادہ باد بک بندہ
یہ وضع تھی تو نے تری در نکالی
اس بار تیرے دل کی مری باری نکالی
اس بار تیرے دل کی مری باری نکالی
اس بار تیرے دل کی مری باری نکالی
اس بار تیرے دل کی مری باری نکالی

ہوا اکھا جھل ہوا ہوا اے صبا تو	نہ لائی ہو زلف مشک سا کی
خلیفہ ہو گیا لے کر امانت	یہ بازی لے گیا انسان خاک کی
مریض عشق مر جائے تو چھٹ جائے	یہ تیرے صامن ہے شقا کی
جس سے سوسلی مری جان وہ جانی مانگے	جاودانی کو عرض عالم جانی مانگے
مرہم زہر مر از خم ہنائی مانگے	کشتہ تیغ محبت کا نہ پانی مانگے
شمع کا فوری سحر ہو گئی ٹھنڈی فسوس	عشق پری میں مرا جوش جانی مانگے
دین دہوئے و جیران ہوں غیف و بیجان	میری تصویر کی مجھوں ہی نشانی مانگے
دیکھ خط نامہ سان کنایہ احوال بھی	شکوہ جو رہ جفا گروہ زبانی مانگے
دفتر عشق کا ہر طول میں کیونکر لکھوں	ایک عالم مری قہقہے کی کہانی مانگے
چاہ میں اُسکی زینما کی صفت صامن دے	دل و جان تجھے جو وہ یوسف ثانی مانگے
فرقت ز تری جان مری باری نکالی	کیون تیغ ستم تو نے سنگار نکالی
تدبیر کوئی اور اگر باری نکالی	کیون قتل کی خاطر مری تلوار نکالی
گر آہ کوئی سہنے قضا کار نکالی	جان سخت رقیب ہو گئی دہن باری نکالی

اس صبح سحر کی سحر باری نکالی
سبحو جو کیا قتل کی سحر باری نکالی
ابا شمشیر کی سحر باری نکالی
سحر باری نکالی
سحر باری نکالی
سحر باری نکالی
سحر باری نکالی
سحر باری نکالی
سحر باری نکالی
سحر باری نکالی

دورہ ساتی میں کیا سنا گیا
ساقیا یہ دوزخ تیری شہر بیا
کون کہتا کہ عاشق مری باری نکالی
نہاں سے جھوٹے دھوکے
حسرتا دینا میں ہم کیا کر سکتا
بار غصیان ہم پر نافر دھوکے
اس شمع نے کوئی باری نکالی
دورہ ساتی میں کیا سنا گیا
ساقیا یہ دوزخ تیری شہر بیا
کون کہتا کہ عاشق مری باری نکالی
نہاں سے جھوٹے دھوکے
حسرتا دینا میں ہم کیا کر سکتا
بار غصیان ہم پر نافر دھوکے

کچھ ہے
کچھ ہے
کچھ ہے
کچھ ہے
کچھ ہے
کچھ ہے
کچھ ہے

۶۹
نکسین بک

ہجرین اُس بُت کو ہم کیا کر چلے
 خفتگانِ خاک کی مہر پر ہم
 دم نہ مارا اے عاشقِ صابر کبھی
 ساقیا سرشارِ میخوار و ن کو جام
 میکہے مینِ قاضی و ملا گرد
 کو چہ قاتلِ مینِ کفنی پس ہم
 بر سرِ بازارِ مجنون پر ترے
 واہ وا اے نشہ بادہ ہوس
 دشمنِ آدم ہے گندم دیکھ لو

ترندگی بن یا رضا من ہو چکی
ہم تو تنہا چھوڑ دو دبر خلع

مبیدل القافیہ

<p>حسرت و دنیا میں ہم کیا کر گئے ولعتِ جانان کو کیوں ہم ڈر گئے</p>	<p>بارِ عصیان سر پہ اپنے دھر گئے ناحق اعدا کی وقاین مر گئے</p>
---	---

زمین اور پھر ہے نیچے آسمان کے
زمین اور پھر ہے نیچے آسمان کے
زمین اور پھر ہے نیچے آسمان کے
زمین اور پھر ہے نیچے آسمان کے

میں کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا

ہمارے شام ہے اور یہ سحر ہے کہ ہر کو دل کہاں میرا جگر ہے جدائی کا مجھے خوف و خطر ہے بلا کے ناگسائی کا اثر ہے	تکین میں راہ تیری رات دن ہم کلیجہ کھا لیا غم نے مع دل وصال یا حاصل ہو لیکن میں جیتا ہوں نہ مڑتا ہوں عزیز
یہی مسکن ہو اپنا اور یہ گھر ہے کیوں نشا دل تباہ کویہ کیا آزار ہے لیسکی کس صاحب کیا مٹی اپنی خوار ہے پڑ گیا اینر گلے میں آنسو کا بار ہے	ترک کو چے میں آبیٹھا ہر ضامن گرمی باز ارا الفت سے جو تو ہزار ہے گوشہ کو دو فامین خاک تھی اپنی ٹری اس سہا جس کا گھبرا جواد آیا مجھے
اب جلا بیٹھے تھیں ہم اپنی اپنی بار ہے جان عاشق ہو فقط یان لکھی طیار ہے دیکھ لوروی صنم کو قفقہ دیوار ہے آہ کا نیزہ لیے ہر اک صنم بردار ہے	اور قیہو جے ہم حلقہ تھو سو در عشق میں دین و دنیا دیکھا ہوں اور کیا باقی رہا ہو گیا بخود وہ جسے ایک دم دیکھا اسے قافہ تیری شہید و نکاحم کو ہر دوں
ہاتھ میں ہر دم قاتل کے علم تلوار ہے جلوہ حسن پر پردہ خوب ہی گلزار ہے آپ بیگا وہ ضامن صل کا اقرار ہے	دیکھے کس کی آئی ہو قضا اور دوستو سو قدر خسار گل غنچہ دین بو سمن اضطرابِ سرت گھر امثال حق

میں کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا

میں کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا

میں کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا
 ہر دل کو ہر دل کو چھو دلدار میں کھویا

کمان سہرا سہرا سہرا
گیامری نیند گئی

کلی آتش عشق جلائی دیا
نہا میں ملائی دیا

یہ نقیب میں تیرا قصا خاص
عین کلامی نیند گئی

نہیں صبر و قرار ہول کو ذری مرے دیکھے بنا تجھے ایک گھڑی
جو دیکھا ہے ناز و عشوہ گری مرا چین گیا مری نیند گئی
ترے جو روح جفا بھی پہننے سے مرے ہوش و حواس بجا نہ ہے
مجھے گریہ نے ہجر میں چین زدی مرا چین گیا مری نیند گئی
کبھی تمنے نہ مجھے کہ کما کہ میان مرا نام ہو یہ مرا گھر ہو دہان
مری عمر تلاش میں ساری گئی مرا چین گیا مری نیند گئی
نہ تو زہر رہا ہوں نہ آئی قضا تیری ہجر میں کیا نہ اٹھائی بلا
مرا دل لگا تجھے یہ کسی گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی
میان ملنا ہو مجھے تو آ کے ملو نہیں بہر خدا مجھے قتل کرو
چھٹے رنج و بلا سو یہ جان مری مرا چین گیا مری نیند گئی
ہوا تجھ پہ فدا دل جان کو صدمہ مجھے تیری قسم تری جان کی قسم
توڑنے کی یار ہوں ہی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی
یہی جی میں ہو میری کہ رشک تو ترے سبز لباس پہ کھاؤں زہر
گلِ سُرخ پہ نقاب ہو تیری ہری مرا چین گیا مری نیند گئی
یہی چاہے ہو جی کہ وہ رشک ہی کر دے سامنے میری جلوہ گری

کلی آتش عشق جلائی دیا
نہا میں ملائی دیا
یہ نقیب میں تیرا قصا خاص
عین کلامی نیند گئی
کلی آتش عشق جلائی دیا
نہا میں ملائی دیا
یہ نقیب میں تیرا قصا خاص
عین کلامی نیند گئی

دیوان خاص

پسند عالم بالابی ترنگ ہوا
دیام رکھنا ہے آغوش میں فریلا
غضب ہے جاگن مچا ہے بے تر ہون
اداسے حال ہے ابھی ہو بیخبر لیلے
فقال زکریا بنون کی آغوش میں فریلا
خدا جو در دستہ ستم کیون کی
مقال شیخ بہ جبار ہے جبار لیلے
پسند عالم بالابی ترنگ ہوا
دیام رکھنا ہے آغوش میں فریلا
غضب ہے جاگن مچا ہے بے تر ہون
اداسے حال ہے ابھی ہو بیخبر لیلے

کلی آتش عشق جلائی دیا
نہا میں ملائی دیا
یہ نقیب میں تیرا قصا خاص
عین کلامی نیند گئی

ہر مکان اپنا تو اس مکان سو نشان

ابنا ہر مکان

ہر صفا من باب کر دیکھ بیان کہ خود

ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا

ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری

ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا

راہ غریب میں تھکا سر پٹھانیا مجھے

پاؤں میں مجھ کو کھیل دیتے بڑی ناکہ کے ساتھ
آج وہ صفا من تو زمانہ جو میں سخن میں آجے

ترے عشق میں بہت بیوفامری کیا ہی بیقدری ہی
دے تو نے پوچھا نہ حال کچھ تجھے ایسی بیخبری رہی
ہوا خشک اینا ریاض تن نہ رہا وہ گل نہ رہا چمن
مگر ایک نرگس چشم نم ترے دیکھنے کو ہری رہی
مجھے سا قیادہ نشہ پلا کھلے جس سے جلد فنا بقا
تو خیال دل میں ذرا نہ لاکہ نہ پیالی ہو کی بھری رہی
یہ طور کل ہے بھی ترا تو خود آب آیا ہی اے حنرا
سو عجب طلسم دیا بنا تری ذات سب سے بری رہی
تو نے جب سے اسی مرے ساتھ مجھے جام محو فنا دیا
نہ خیال ہستی دل رہا نہ نگاہ جلوہ گری رہی
بتا اپنا نام و نشان گل کسے کیسے خار کہاں ہو گل
نہ وہاں ہر راحت و رنج کا دخل نہ نمود اپنی ذری رہی

ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری
ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا
ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری
ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا

دیوان صفا من

ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری
ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا
ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری
ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا

ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری
ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا
ہر بیرون ہر دیکھ بیان کہ ہر ماری
ہر گریبان ہر ماری خوش گریبان دیکھا

اجا

سنان سونشان

مین آبلے

بری رہی

ری رہی

ی رہی

ن رہی

ی رہی

ی رہی

ی رہی

ی رہی

ابجا بچہ تیرا بچہ کبھی نہ تھا
ناراد اکو صد تیرے تیری بل جال کے

نیکو لایان کی کسین قدرت خدا کی ہو
اسب بد بکوسا کی کو باطل کی ہو

دل چاہیے کہ کسین کو باطل کی ہو
بہار پرین نہ بیا ہو اور کافی ہو

میں عریان ہو عیانی قلندر کا حاصل
مکمل کن ترانی کو کو عاشق کو کیا حاصل

اچھا ہوا جو ہٹ کے نہ آیا وہ مر گیا تیرا نگار و یار سے کیونکر بنے کوئی	تاخیر کوے یار میں ارشفا کی ہو شرکان چشم دیکھیے بر بھی تھا کی ہو
فرہاد کی طرح لب شیریں کو دوسے بن سجدہ کروں نہ کیونکہ تیرے تیغ بت بھلا	بیرم مارا جاؤں یہ مرضی خدا کی ہو آواز کان میں مگر قائلو اہلی کی ہو
بیچو نہ وہ میان رہو سہتی سے جا گذر	منزل ہی فنا کی ہو یہ ہی بقا کی ہو

ضامن علی ہو جسکا سے خوف حشر کیا
امداد ساتھ میرے تو مشکل کشا کی ہے

دل کو ہمارا چاہ اسی بیوفا کی ہے
کس طرح چم لون میں کتب پناز میں
کیا آرزو وصل بت بیوفا کی ہو
ہر ہر قدم پہ اُسکے ہوا عجاز عیسوی
باب قبول اب تو عزیز ہوئے نہیں منہ
خاند خدا میں سانپ لے کر کیا ہو گھر
جگو ہوا ہو شوق اڑا لیجیے اودھر
گلشن میں سیر کو وہ گیا نہ بہار حسن

لوٹ جسکی جاہ میں خواہش تھا کی ہو
پاپوس کی طلب اسوزنگ خدا کی ہو
عادت جو ہمیشہ جو روح خدا کی ہو
زقار اس بری کی یہ ناز واداک کی ہو
باز و شکستہ پاکین مرغ دعا کی ہو
ولین ہمارا یاد جو لعل و دنا کی ہو
ولین ہوا بھری کمر اس و ربا کی ہو
لب پرندایہ غیون کو سسل علی کی ہو

بہار پرین نہ بیا ہو اور کافی ہو
میں عریان ہو عیانی قلندر کا حاصل
مکمل کن ترانی کو کو عاشق کو کیا حاصل
نیکو لایان کی کسین قدرت خدا کی ہو
اسب بد بکوسا کی کو باطل کی ہو
دل چاہیے کہ کسین کو باطل کی ہو
بہار پرین نہ بیا ہو اور کافی ہو

میں عریان ہو عیانی قلندر کا حاصل
مکمل کن ترانی کو کو عاشق کو کیا حاصل
نیکو لایان کی کسین قدرت خدا کی ہو
اسب بد بکوسا کی کو باطل کی ہو
دل چاہیے کہ کسین کو باطل کی ہو
بہار پرین نہ بیا ہو اور کافی ہو

لا فاضل سے اٹھ کر اس کا ہوا رہا
 نہیں جانے دوادو صواب ہم پر
 ہوا آب زہنی سے کہ دیاں فوج
 فاضل کا

کیونکہ تعلق کسی عیار تو تم کرتے بھلا وہ ستمگر جو کبھی ہے موافق ہوتا دل یہ بیتاب ہو صواب کے مانند مرا مرغ دل باغ جہانیں تو نشین کرتا کیونکہ بھلا ماوہ ہین لسی وراجا تکیوں منتظر آمد جانان ہوں ہمیشہ یارو کیا لگین ٹانگو جان لگین خم بہ زخم تاب ہوتی تیرے تاباں کے نظارے کی اگر	آنکھ اور میرے جو آپس میں صفائی ہوتی سر بہ آفت یہ جہان کی نہ اٹھائی ہوتی ہوتا قابو میں تو اس کیسے بنائی ہوتی دام کا کل سے اگر اسکی رہائی ہوتی اپنی قسمت میں لکھی کچھ جو بھلائی ہوتی اس کے آؤ کی کسی نے تو سنائی ہوتی اگر فوگر کہیں ملتا تو سلائی ہوتی ہنسنے بھی کچھ ستمگر سے لڑائی ہوتی
--	---

فاضل کا
 بیگانہ کر کے انھدی کا وہ چہ
 دیوان ضامن

بہت ہوا اس بُت عیار کے آگے ضامن
 کچھ تو بن آتی اگر بات سنائی ہوتی
 ہمیں ستارو اور قاتل ہم اپنے آپ ہی مرجائیں گے
 بن آئی جب کہ مرجائینگے تمھارا نام کر جائیں گے
 صنم کے عشق میں یار و نفع بھی ہے ضرر بھی ہے
 بگڑ جائیں گے گر کتنے تو کتنے ہی سنور جائیں گے
 صراحی جام مینا کے کروں گا توڑ کر ٹکڑے

دیوان ضامن
 بہت عیش ہو ضامن یہ رشک
 بلبل بخت پر
 کوہ چوہے اور جا برکان جا بنگے
 کوہ چوہے اور جا بنگے

بہت عیش ہو ضامن یہ رشک
 بلبل بخت پر
 کوہ چوہے اور جا بنگے
 کوہ چوہے اور جا بنگے

۶۱
 ۶۰
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

قدہ رشک

خانی ہوتی
ٹھانی ہوتی
نی ہوتی
نی ہوتی
لائی ہوتی
نی ہوتی
نی ہوتی
نی ہوتی

گے

گے

میرے

میرے

میرے پہلو کو وہ اٹھ جاوے نہ جتا ہوں
 خدیوہ تم تیری برائیوں کا شرم آنے لگے
 دیکھی تیاں بھی میری تو گھبرا نے مجھے
 میرا دل سے کسے عالم نے دفن کر کے
 جادوہ کی کہ تو بے خدا کی
 یہی کا کل کے ٹھٹھنے کا نہیں ل
 یہی کا کل کے ٹھٹھنے کا نہیں ل
 خراشوں ل کیجا ہیں تو نے پیاں

<p>لے سے جو کہ پہلے ملا ذات پاک میں</p>	<p>باقی ہے نہ کیونکہ وہ باقی تمام ہے</p>
<p>صابر شراب عشق سے مجھ کو نہ بھون</p>	<p>ضامن علی ہمیشہ تمھارا غلام ہے</p>
<p>مغل خانان میں دیکھ کر کوئی جانے مجھے عاشق جاننا نہ کیونکہ شمعرو جانے مجھے ہر سی بہتر کہ کوئی یار میں مست جادو لا خاک و خون ہیں بقدر لوٹا کہ چلا بنگیا فرقت جانان میرا حال بسا کر دیا اس شہید ناز کو دوسل حشم تر سے تم سخت جانی تو مجھے شرمندہ جانان کو کیا استخوان جل کر کے خاک سر مر رہو جائینگے عشق مست اگر اس منم کا دیکھ بھتاو گیکاتو شہر میں خفقان ہر اور صحرا میں مشت ہو مجھو زندگی بن یار کو مشکل ہر اکدم بھی مجھے میں بن جاؤنگا اٹھامٹ عاشق جاننا نہ ہوں</p>	<p>مثل پروانہ کو جب ہر شمعرو جانے مجھے مثل پروانہ کو چلاؤں تو پیاں نہ مجھے غم غری اسکے وان تک یونگ کو کجا نہ مجھے کافر بسل صنم آئے ہیں کمالا نہ مجھے یعنی دیدار نہ کہیں میں سار دیوانہ مجھے اشک خانی لودہ اب تو ہین ہندلا نہ مجھے ہاتھوں آنی نظر وہ نازنین شان نہ مجھے عشق کی آتش لگی ہر اتو بھڑکا نہ مجھے یہ ہی بھجھا تو تھے سارے اپنے بیگانہ مجھے اچھے بھجو کو ہوا کیا ہر خدا جانے مجھے اری عزیز و تم ذرا ساز ہر دو کھا نہ مجھے دو خدا کو واسطے قدموں میں مرجانہ مجھے</p>

خراشوں ل کیجا ہیں تو نے پیاں
 تیری وہ چال ہے ناز و داد کی
 ہم اسکو چاہیں وہ ہم سے نفا ہو
 دلا یہی تو جو قدرت اور سچا
 پلا یہ ناز و ہر فرست اور سچا
 سنیں عشق کی اچھی دوا کی
 بھلائی اسباب ہم سے دوستی
 اس عالم میں لائق تھا سبزی
 رہیں عشق کو دس زہر فرقت
 یہی دار و سہا اس دار التفات
 ہمارا عشق سائیں پیدان خوش
 حیا فٹ کر چھوٹ ہم تو غلامی
 یہی بارانِ رخت ہم تو غلامی
 ہمیں اٹھیں ہو کر یہی عطائی
 سنگا ہمیں یوں جیہ کر لیا
 بھانا سوزش دل شمع یارو
 وہ ساری رات غفلت میں بھلائی
 بلی سہا یہ دیدار خدا کی

دھوا

دہی اپنا ہوا دشمن ہے ہم
 آستانہ سچے
 میں کتنا ہوں راز دل تلخ
 میں دونا ہوں
 دل قاتل میں کیا گزرتا خدا جانے
 وہ کیا ہے
 مجھے پہلو سے دہرے کہاں
 اعدائے بڑے پھینکا
 خدا سچے رفیقوں سے علی

ہو اتیرے نہیں ہر کوئی ایسا
 ہمارے درود غم کا ہودہ شاکی
 سرور عشق سے دل میں ہمارے
 ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی

اذیت اور مصیبت میں ہمیشہ
 دل ضامن نے بس نکودعا کی

تمھاری زلف مشکین کو جو ہم مشک خطا سمجھے
 خطا سمجھے جو یہ سمجھے تری کاکل کو کیا سمجھے
 وہ جدول لاجوردی ہے رخ مصحف کی صفحہ پر
 اُسے فیتا حاصل کا رخ مصحف کی جا سمجھے
 رخ روشن کو ہم اُسکے دلون کا آئینہ سمجھے
 طور نور اتدس ہے تجلی خدا سمجھے
 لب جان بخش جانان کے لب شکسجاہن
 صدائے تم باذنی کو فقط حکم خدا سمجھے
 ہم اُسکے چشم دایرو کو کو یارو کہ کیا سمجھے
 اُسے ہم چشمہ کو ذرا سے تیغ قضا سمجھے
 رفیق اپنا جو اُسے دل تھا خدا جان کہان پہونچا

مشکل کشا ہے
 صنم کو تم تو کس ضامن

لائی تھا سچے سمجھے
 یقین بھی کچھ وہ سمجھے ہیں یقین
 دین کی بلا ہے

دیوان ضامن

خدا سچے
 جابجا
 قنیت بن جو راز

تھا ہے آئینہ رخ کو وہ ہم
 عکس نما سمجھے
 خدا سچے
 جمال نور امت کو سچے

جوتھا غنی آئے خطا و غلط
 تھا خطا سچے
 حصول عزت ذاتی خدا کے
 عاشقو یہ ہے
 خدا کو

منہ کوئی سمجھتا ہر سنگدل کافر
ہم اسکو کتبہ جان جلوہ خدا سمجھے
نہا رہی ہے چشمہ حیات کے پتے پر
ہم اسکو جامہ نقاب میں نقشہ زرا سمجھے
سمان ہوا پر غیب کہاں ہا لطف دگر
ہم اسکو کتبہ کوئی کوئی سمجھے
ہم اسکو کتبہ کوئی کوئی سمجھے
ہم اسکو کتبہ کوئی کوئی سمجھے

فنا کو جو تھا سمجھے بقا کو چھوٹا سمجھے
سمجھے ہے اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا ہی
کوئی اُس بُت کو کچھ سمجھے ہم اُس بُت کو خدا سمجھے
خدا ہم سے جدا کب ہی حباب و بھر کے مانند
یہ ہے اک موج زن دریا ہم اور وہ آشنا سمجھے
عجب فہمید ہے یارو یہ اُلٹی بات کیا سمجھے
ہمیں وہ ہیں بلا سمجھے ہم اُنکو ہیں شفا سمجھے
مٹا کر لوحِ ہستی سے رقم حرفِ خودی بالکل
بقا ذاتی کے معنوں کو کوئی اہل فنا سمجھے
بہر صورت وہ ہی ظاہر عقیدہ ہم ہیں صورت کے
خطا اپنی سمجھ کی ہے جو ہم سمجھے خطا سمجھے
رضامندی سے جان دینا کچھ خواہش ہو جاناں کے
شہادت کا مزا ضامن شہید کر بلا سمجھے

تھاری کا کل مشکین کو کبھی کیا سمجھے	اگر کہ سنبل تر اسکو ہم بلا سمجھے
تھاری ابر و خمدار عید کا ہی ہلال	ہم اسکو شیخ جفا خیر قضا سمجھے

عدو دوست و قریب و بیگانہ
سمجھے آپ کی قربان و مجبور
ہم اسکو دوست سمجھا ہوں وہ مجبور
ہم اسکو حین بین کیا اور حین بین کیا سمجھے
ہم اسکو غش غریب کے تاج شامانہ
خدا کا غش غریب کے تاج شامانہ
ہم اسکو خدا سادہ یہ سمجھے
ہم اسکو خدا سادہ یہ سمجھے
ہم اسکو خدا سادہ یہ سمجھے
ہم اسکو خدا سادہ یہ سمجھے

ابن ہر گز نہ سمجھے تو ضامن اُسی بلا سمجھے
اس گل جہول ہاتھ میں غلاب کی لکڑی
ابن ہر گز نہ سمجھے تو ضامن اُسی بلا سمجھے
اس گل جہول ہاتھ میں غلاب کی لکڑی
ابن ہر گز نہ سمجھے تو ضامن اُسی بلا سمجھے
اس گل جہول ہاتھ میں غلاب کی لکڑی
ابن ہر گز نہ سمجھے تو ضامن اُسی بلا سمجھے
اس گل جہول ہاتھ میں غلاب کی لکڑی

۶۶

اسکے دل میں یہ سوچیں کہ یہ تو کائنات کا لڑکھو
 اس کے دل میں یہ سوچیں کہ یہ تو کائنات کا لڑکھو
 اس کے دل میں یہ سوچیں کہ یہ تو کائنات کا لڑکھو
 اس کے دل میں یہ سوچیں کہ یہ تو کائنات کا لڑکھو

رات دن اسکو پاس رہتا ہے
اسکے رخ سے مساس رہتا ہے
پر یہ دل تیرے پاس رہتا ہے
آبِ خمیر کا پیاس رہتا ہے
مکھی تربت پہ گھاس رہتا ہے

کیون مراد اُداس رہتا ہے
زلف کا فریہ گو کہ ہے کالی
میرے مٹنے کی گر جہ کھائی قسم
حلق کو میرے آگے کر دے تر
سبز خطیر ہوئے ہیں جو کہ شہید

انہی کو کہوں دیکھ تو ضامن
کے زانو پر اس رہتا ہے

صدقہ الامان ہو جا بجا اللہ اکبر ہے
کتنا عالم اسکان بھی سکا ایک دفتر ہے
اگر آ رہے بھی پھر جا تو وہ بھی اپنی سر پر ہے
دل بیتاب اپنا مثال برق مضطر ہے
صنم کا دل مگر تائب ہی پھر کا پھر ہے
لگا کدورت کو تھوکنے ہمارے خون کا مضر ہے
تو کا شانہ مرا دوستو جنت بہتر ہے
سرخ خار صحرا پر کھجایا اپنا بستر ہے

خود کجا کوه و جانا نین آجور یا نشو و خورشید
 ده کا صفی چهره ده اسکا حسن کے پایاں
 رضا دبر عنائین مت کچھ بگشتائی کر
 نہ دن کچھین ہر محکومہ تنے نیندا آتی ہو
 بت کافر کی الفت میں فہم بھی ہو چکے کافر
 لیکن یہ بین نشین یار و شاکی بہت جانا نین
 وہ آبا گل مرغ نہ بیا ہار گھر کی الفت سے
 بین معنوں کے لیے مر آرم اس سے

ادبی بین
یہ مقام اپنے زین پتھر سے
آپ کی ایک نئی کجی جو اقباس
کی چندیدہ دل ال سن کو یہ ادیت
نظم عیسائی کے جہند سن بہتر سے

میرزا

ضمیمہ
عشقِ حق کو کربابِ بکھنی سے کھینچ کر
ہیروئن بن گئے اس نے کوہِ ہند پر چڑھ کر
ماڈل ایجنٹ بن گئے نرو کو چھپ کر
ہم وطن لکھنؤ میں رکھے ہیں بدن پھر کر
کیا سب سے پہلے انی صدر اس نام
آج کیا بچ گئے مرغانِ حین پھر کر
تنگ بارانِ کرد گلسا کر دم کی بکڑ
حورِ دُعا

مستحق

توڑ خاتم کتب کو جو بڑا بڑا اثرن ہاے
سے لے کر ان میں ہر کوئی غور و فکر

کجا سبک
آج کجا بچے کے مزار میں
تنگ باران کر دے تنگساز
حور و غلمان و بی بی آئینہ

رہتا ہے
رہتا ہے
رہتا ہے
رہتا ہے
رہتا ہے

مذکر ہے
- دفتر ہے
فی سر ہے
بن مضطر ہے
مکا پھر ہے
حوائج غرض ہے
تہتر ہے
استر ہے

<p>ہر حق عبادت کے لئے جان و مال کا قربان چاہے کچھ کہے اس کفر کے لئے جان و مال کا قربان</p>	<p>ہر حق عبادت کے لئے جان و مال کا قربان چاہے کچھ کہے اس کفر کے لئے جان و مال کا قربان</p>
---	---

چلو نامیرا صاحب پیراجی
ملو نامیرا منظر پیراجی

عشق منم بنیابم معلوم نشدگان یار کجا
بی زرد کوی یار کوی یافت فقط این چون چرا
سمن تبارک یار کوی کجی که تیر کسوس من جا
جیار تیر کوی یار کوی ایسا نمیس کنی کو ملا

چلو نامیہ اصا بر پیاراجی
ملو نامیہ امظہر پیاراجی

و خواب مرا از سر جان بچرخم چون برق تیان
 مین بینم کز نیندیش لک تو که کجای چنین بنین
 یا جان رسیدیا آن سیزمین جان بلم این گریختان
 بچرخم کجای کجای بنیخو سیاه و صدف و توت کجای بنین
 یا تو که مریضی کن گدازگی نین بن جی کر نیی
 یا تو که مریضی کن گدازگی نین بن جی کر نیی

یا تو نبی لے لون ہاتھ پھر دنگی
مین تو سام دیو ا لنی جی

دریا میں موجیں بہا کرتی تھیں تاریک شبے
ملح خفاہر جان بکلا اشریہ خدا شہد دے

پہلے ہی مندر ڈوبی ہی ہونا دھری دو پارنگا
اشریہ خدا کبھی نہیں فرماؤ خود مان کآ

این

توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 کون کیا کذات جودا حدین بسا اتم
 ده ای کذاتی بی بی بین ساسا اتم
 ده کور مونی این یہ ۷۰ دن این بیم
 ده سب بندین انکے عیب سے نادریم
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی

ایں جفت طبع رذات کو در سج و کرا و صا خدا اُس پارسو ک شاہ را میں اچ ولا ری کھری و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت و صوٹھت	اربابا صحابا تقبا اظہار کنند اسرار حسدا منے کی جوتی خلیا ہوں کچھ نہیں چٹھی یا میں گری برینے کچھ دیار ملا شبانہ کا شاہ سہاگ بھرا تن ایک بھیا میں ایک بھیا کیا تو با کوئی دیوتا
---	--

اجی مرے جاگے ہیں بھاگ سنیاں کچھ میں تو شگن مناتی جی
--

مسد من رجناب سرور علیہ التحیات والصلوات

بلخ العلما کشف اللہ جہ تمام عجب کمال فانی جو حسن با گرامی	حسنہ جمیع عالم بطور تو میا نی انکو طور پر جو مٹی زبان خوش کلامی
--	--

توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
--

ہو عفو جرم آدم بظیل نام احمد جو نفع خود بعد ہوئی رخ میں کس سرزد	ہو افضیاب سجدہ رسول جبر احمدا ملکوت کر کے سجدہ وہ یہ بوسے یا محمد
--	--

توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی

دیوان ضامن
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی
 توبین جمال دغوبی بر طور اگر خرامی
 آری توبیدار کس کبکفت لن ترانی

فرداں عاشق ہو دیو کا قابل
پیشین ہو دل لگانے کے قابل

دلیہت میر

فقط سزا کو کون غم میں جا بیگلام
فقط سزا کو کون غم میں جا بیگلام
فقط سزا کو کون غم میں جا بیگلام
فقط سزا کو کون غم میں جا بیگلام

مگر تیر کا ہون نشانے کے قابل
موسیٰ تیج ہے آزمائے کے قابل
بوسہ اس گلی میں ہر آنے کے قابل
فقط ایک بین تحار و لاف کے قابل
یہ لاشہ ہر خون سونہانے کے قابل
گلے سے ہر خنجر لگانے کے قابل
نہیں ہر یہ نقشہ مٹانے کے قابل
یہ نادر بین دو نون فسانے کے قابل
ہوا باد غم کے اڑانے کے قابل
ہری قبر ہے گل چڑھانے کے قابل
نہیں ہر فرقت کا کھانے کے قابل
یہ سانچوں سرب ہر کٹانے کے قابل
یہ مجنون جوس ہر بچانے کے قابل
نہیں ہن یہ اتوال گانے کے قابل
یہ وریا ہر خون ہر سبانے کے قابل

نہیں دل رہا ہر بچانے کے قابل
مرا سر ہے قاتل کٹانے کے قابل
اگر کوئی سر ہے کٹانے کے قابل
ہنسایا کسیکو دیا ہسکو گریہ
شہید یہ تم کو پانی سے دُغسل
میر عید قربان دکھائی ہے ہسکو
میں نقش کھت پکا جان ہون اور غم
مرا عشق اور جو تیرا ستمگر
میں نہ ناتوان ہوں مراد ہر آنہ بھی
ہوا ہوں کسی گل کی لفت میں بیل
اگر ہو ہلاہل تو پی جاؤں اُسکو
ہوا مار گیسو پہ عاشق مراد دل
ترا دم بخایا دیلے سے خالی
نہو عشق اگر شعر خوانی ہر باطل
خفا ہون طوفان گریہ سے میرے

دیوان خاص

مرا چہ نام غدا تلوار جا بیگلام
مرا چہ نام غدا تلوار جا بیگلام
مرا چہ نام غدا تلوار جا بیگلام
مرا چہ نام غدا تلوار جا بیگلام

۳۴

نہ زیادہ تیر کوئی مبتلا نہیں
 کہ مبتلا ہی ہے تو یہاں سب مبتلا نہیں
 عناصر میں اُس کا چلنے کی تیر یہاں نہیں
 بن و مین یار ہے کا پتہ نہ ہاں نہیں
 ہاتھ کی پری کو نہ ہم دیکھ سکتے ہیں
 ہاتھ کی پری کو نہ ہم دیکھ سکتے ہیں
 ہاتھ کی پری کو نہ ہم دیکھ سکتے ہیں
 ہاتھ کی پری کو نہ ہم دیکھ سکتے ہیں

نہیں کوئی اپنا سہارا چمن میں
 کیا اُسے ہم سے کنا را چمن میں
 ذرا ہو جیسے جلوہ آرا چمن میں
 نہیں کوئی مونس ہمارا چمن میں

نہ عناصر میں کو الہفت ہر سیر چمن سے
 نہ تجھ بن ہے ہم کو گوارا چمن میں

اُڑھو نہ حال سے جہاں نہیں وہاں تک ملا نہیں
 جل کر کے خاک بھی نہو آؤ نہ کچھ بچھا
 بلبیل بھی مر گئی غم باغ و بہار میں
 جو کچھ کہ مجھ پہ گذرا وہ قابل بیان نہیں
 دل میں ہی ہو ٹھہری کہ مر جائے ابھی
 گردن پہ آپ کی توہرا خون ہو چکا
 مت رکھ خیال اہل بسے ناگنی کا دل
 شاید بہار خون کی تھدی لگاؤ گے
 کوہ ہمتدار افراس کیا کر بلا نہیں

اُڑھو نہ حال سے جہاں نہیں وہاں تک ملا نہیں
 جل کر کے خاک بھی نہو آؤ نہ کچھ بچھا
 بلبیل بھی مر گئی غم باغ و بہار میں
 جو کچھ کہ مجھ پہ گذرا وہ قابل بیان نہیں
 دل میں ہی ہو ٹھہری کہ مر جائے ابھی
 گردن پہ آپ کی توہرا خون ہو چکا
 مت رکھ خیال اہل بسے ناگنی کا دل
 شاید بہار خون کی تھدی لگاؤ گے
 کوہ ہمتدار افراس کیا کر بلا نہیں

دشمن فرخندہ فرخندہ اس کے ہیں
 چمن میں اُسے کسی کا زبلاں کے ہیں
 جب کہ قندیار کی زلف دوتا سائیں
 ہم تو شیشہ آب کی رنگ شا کے ہیں
 ہم خاک راہ میں ہم نام و نشان کی ہیں
 آؤ گے وہ خاک میں ہو ملا سکتے ہیں

آہ و فغان آہ و فغان آہ و فغان
 آہ و فغان آہ و فغان آہ و فغان
 آہ و فغان آہ و فغان آہ و فغان
 آہ و فغان آہ و فغان آہ و فغان

عاشق
عید
اگر
محل
آہ و
رو
شعاع
نیا
ایک
ایک
ایک
ایک

ظاہر قطرہ ہون میں ہون دیا غلام
 تو غلام کا کرم گشتہ کندہ مجھ میں
 از میں آنکھ کی آہ کو دیکھا جان
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 شمس سر جھفت کا ہوا جھک طلوع
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 چھب گیا ہستی سوہوم کا مارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں

ہو میں کیون دیوانی یہ بلیں کہ وہ کرتیں بیان سفر نہیں
 کبھی برق سان تب و تاب ہے دل وحشی ایسا خراب ہے
 گیا پہلو سے ایسا شتاب ہے کوئی جانا ایسا شرمین
 ترا کو جب رشک چمن ہوا مرے خون سے لاد جو بن گیا
 ہوا رشک خلد یہ اسے دلا مجھے رنج و غم کی خبر نہیں
 مرے اشک کثرت گریہ سے کہ جو آب تھے سو وہ خون ہوئے
 یہ عجیب رنگ بدل گئے کہ عین ایسا گرنہیں
 میان مرے کو بھی مرتے ہیں سفر عدم بھی کرتے ہیں
 جو خودی سی اپنی گذرتے ہیں کوئی صناسن ایسا سفر نہیں

میں نہیں جلوہ نما آپ ہر سارا مجھ میں	عشق فی انفس کم جسے سنو ارا مجھ میں
فرقت بار کا یا نہیں یا ارا مجھ میں	عشق فرشتہ مجا یا ہر دو بار ارا مجھ میں
بار کوٹھوٹھوٹھا تو پھر آپ ہیں پایا میں	عین اقرب کا وہ کرتا ہر اشار ارا مجھ میں
کوزہ گریکے بنا خاک کا تو جام است	خوف و گوندہ لیا عشق کا گار ارا مجھ میں
نام سی غیر کے غیرت ہو تو آملی پار سے	ہو کر تیرے نہیں اب تو سہارا مجھ میں
راہ مخفی کیا انسان میں ظاہر اسنے	چارہ گر آپ ہی ہوئے طرعی ہو وہ چار ارا مجھ میں

نہیں عشق میں لازم ہے یہ منہوں کی
 زکریا مجھ میں ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں

دیوان صناسن

عشق آئینہ ہے اسرار مجھ میں
 دیکھ جلوہ جادہ منور ہے سارا مجھ میں
 کمال تو فیض اس کا لیا ہر ہر
 ایک گھر کو میان اپنے خدا ارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں

ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں
 ہر دین تلک جو ہر سارا مجھ میں

دوسر نہیں

شر نہیں

صبر نہیں

نہیں

باسفر نہیں

را مجھ میں

را مجھ میں

را مجھ میں

گا را مجھ میں

را مجھ میں

چارا مجھ میں

تربکی زبان

غریبات و غم

چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ
 چھین کی باتی رکونی جاسے سناؤ

عشق لگا اُس یار سدا و زمین کچھ کار
 مراد حاجت جنت نہ سایہ طوبی
 کیا کروں سبکدوش کو اور کلبہ چھ کی چھاتہ
 نیمرو مہن ازین کوی یار سو کریم
 چھڑ کر گلابان یار کی مٹ کعبے کو جا
 سز و کشتن نہ کعبہ دل عشاق
 حیرت میں سب گم و بھٹکے میرا حال
 زہر سدا و ضامن قبول من آسنا

مطلب میرا مل گیا اور حج ہوا قبول
 کشتون میں اُس یار کے ضامن ہوا شمول

ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے
 ناما میں نہ دنا میں کا ناسنی ناشی عار کے

مگر دے اب میرا بتائے ضامن پیار آپ کو کھو
 آپ گما جیاب کو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہو

کعبہ دل کا یار ہرین مل بل جاؤں وار
 حریم کعبہ جا تم نگار میں باشد
 احمد و صا کساؤ ڈھو پیتم کگل ہاتھ
 حریم کو پھ جانان غبار میں باشد
 خانہ کعبہ ہر وہی جان ملے وہ پیا
 بکوی و بر در رعنا قرابین باشد
 لاشہ میرا یار نے لیا جو آب پنبہاں
 لکشتگان صبر گم گشتار میں باشد

دعا ان صفا

یارا لگنے سے ایسی جیسا
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ
 پیکر پیتن گانی رکونی جاسے سناؤ

دو ہوا شلور

دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت
 دینا دین جانی کاں نکلت کو نکلت

ضمائم علی کو کیکو پکارا
نظم بیت لگا کے سدھار
نظم جانی سے اپنی لگا دیا
دیو حال میرا اب

دو ۵

ضمائم بی کرکار پیرا
دو پیار کا سدھار
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر

دو ۵

ضمائم دینا پیرا
دو دنیا سے ناراض
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر

ہو رہی

دیوان ضامن

آدم بھولا کیون بھولا ہوا
اُدھو کو میں جو اُبھنسا کبھی اُترے پار

دنیا یہ مُردار ہے ضامن اُسے تو بھول
دُنیا سے ناراض ہیں حضرت پاک رسول

سکھی سُنو میری کہانی
میری جنتِ رُعی عشق نے بھونچا
جو میں جانوں کہ ایسی بنے گی
کبھی پیت کا نام نہ لیتی
کوئی پیت کا نام نہ لچو
اُمگا جو بن گن روپ ہماری
میری اُڑ گئی سُدھ بُدھ ساری
پیا تم بن کیسے جیون گی
اُن جا کہیں لینا بدیا
سکھی ب کو کیجے کہاری
ایسے تن میں روپ کو دارون
میں تو نہ پٹ کرم کی ہوں ہاری

میں تو بھی ہوں برہا دیوانی
میں تو پہلے ہی چٹھ نبیو چو نکھی
میری تالی جگ میں نہجے گی
میں تو پہلے ہی جان کو دیتی
مجھ پوری کی ریس نہ کیجو
میں تو رہ گئی چپکلی بچاری
میں تو رہ گئی چپکلی بچاری
بتا میں کی میں کا سو کون گی
ہم کی سنا جو گنیا کا بھیسا
پیا ڈھونڈت ڈھونڈت ہاری
اُس سہاگ کو آگ میں ڈارون
جو پیا نے جیا سے بسا رہی

نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر

نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر

نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر
نظم میری دیا ہو کر

طرح کا عذاب ہونا نازل
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں
 زین و فرزند مادر اور پدر
 سب بے یار و نیاز
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں
 جبکہ سچے ہو تو عزیز ہیں
 کام کوئی نہ کوئی قرار دیاں
 دان تو اعمال ہوں ساری عیاں

یاد رہے کہ ہر گھر ہر غم میں شریک سر کو ٹکرا کر دیر یار پہ جی دوں گھا ا جی شست میں لاتو میں کیا بند کچو نیامین ہست کو نیت کہی تقویٰ کو جا ہی غور ای طبیبو کوئی تجو زود ایسی کرو مر گیا میں غم فرقت میں کسی کا فرکے	ہنہ بھر تھیں کچھاسی پیارے یارو چھوڑ تھیں ہمیں وہ گھر کو سدھار یارو بھر بیٹھا تو میں کیوں ہاتھ پیار یارو ایسے بڑی کو بھلا کون سنوارے یارو نشہ یادۂ الفت کو اتارے یارو چارہ سازی نہ چلی کچھ بھی بچارے یارو
--	---

خضر بھی چھوڑ گیا ترہ جنگل میں تھے
 ہم بھی ضامن کو چلے چھوڑ پیارے یارو

یاد رکھ کھول ل کی آنکھ کو تو بیان ذکر سے چین دلو تر سے ہو بس ہمیشہ تجھے نہیں جی سنا آخرش زہر مرگ ہے پیتا چار دن کی حیات کے اوپر ہی کھڑی موت سر پہ لے خنجر گور ہے ایک قید خانہ گل	ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں کھول لکھ دیدہ بنا ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں ای میر جان تو غور نہ کر ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں توڑ دیگی بدن کو باہم مل
--	---

ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں
 جھوٹ غیبت گناہ سب جھوٹ
 دنیا کو لکھو آپ تھوڑو
 یاد ہو سکتی طوفان تہ دورو
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں

دیوان ضامن
 دل ستانا اور نہ کرنا ظلم
 ہونا رات سارن عالم
 ہونا رات سارن عالم
 رستم تجھ پر سے خدا رحیم
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں
 باغ دنیا میں تو گلاب کا پھول
 کھو نہ شبنم تو زرق کو قبول
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں
 اسم غفر صحیح روایت ہے
 یہی قرآن میں مذکور ہے
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں
 اس کو بنا بس تو کر لے شبنم
 اس کو بنا بس تو کر لے شبنم
 ذکر کر لاکھ لاکھ ہوں

تجلیت

سنگداز
 کامد
 نو گئے
 چھوٹ
 نفس کا

ہنہ

فتویٰ

اصد

شعرون

اد

رے یارو
بھار یارو
سپار یارو
رے یارو
سے یارو
پارے یارو

عاشق شیدا جلدہ کا اپنے کلہ

اوپر تم ہی تو ہو

ذات خدا

آفر کیا بارگدھا کر ساقی کوثر

تم ہی تو ہو

جب عیاشق شیدا ہوا ہے خفا
سکین حضرت عیاشق
پر سے قلبہ بر کا کعبہ بر سے منظر

غزل دیگر
دہان خفا

نماز پڑھون یا بھین دیکھون
عشق کی تواریک کو دیکھ
نکاح کی کھنکھ کو دیکھ
دربار کو دیکھ
یاد کے دیدار کے طالب دار پر دیکھ

دیار کو دیکھ
فیروز کو دیکھ
دس سال کی بھوڑ
عاشق کا پکارا بندہ

سنگد اف کرجی ہووے رقیق	ذکر کر لا اگر لا ہو
کام دنیا و دین کا بن جائے	گر خفا ہو خدا بھی من جائے
تو لگے ذکر دل میں ٹھن جائے	ذکر کر لا اے لا ہو
چھوٹ جائیگی تجھ سے سب چنچل	خفا من اے جو سنبھل چل
نفس کا فر کو نیچے پاؤن کے مل	ذکر کر لا اے لا ہو

غزل دیگر

سنہے جانا تم کو جانا پر دے اندر تم ہی تو ہو
ظاہر و باطن تم ہی تو ہو اور اول و آخر تم ہی تو ہو
فتویٰ دے کر کفر کا تم نے قتل کیا ہو عاشق کو
لفظ انا الحق بول کے بخود دار کے اوپر تم ہی تو ہو
احمد سے احمد پیار ابن کے امت کا سالار ہوا
صل علی محبوب خدا یا شافع محشر تم ہی تو ہو
خون آقرب کہہ صاحب پر دے من تم خوب چھے
ابو ہم پہچان گئے ہیں جانی دہر تم ہی تو ہو

کبیر اکرم
عوان کرین
کبیر اکرم
عاشق کا منہ
کبیر اکرم
عاشق کا منہ
کبیر اکرم
عاشق کا منہ

۹۶

شیخ پروردانه جان چاہیے
دہم بیان جان فشانی اور ہے
لشکر کشتن یمن میں ناوین
پیشیوں کی یہ نشانی اور ہے
کہن سفیان شیرین صفت دی
جان فشانی اور ہے اور کامرانی اور ہے
یاد آید اصل کا دن شام ہے
یہ بلا ہے ناگہانی اور ہے
زادہ و گجے کا بانی اور ہے
کبہ دا

ابرو کے محراب میں پیارے سجدہ کرنے دیدار کو دیکھ
حرف چڑھوں یا مئے سمجھوں علم کھلا ہے باطن کا
نظارہ دباطن احباب احمد میم کے تو اسرار کو دیکھ
قاضی ملا دشمن میرے مفتی نے یہ فتوے دیا
مجنون جو تو بولا انا الحق گردن پر تلوار کو دیکھ
خلقت نے گہراے لیا ہے کہنا مانوں کس کس کا
عشق کہے مت دیکھ کیوں عقل کے سب کار کو دیکھ
عالم فاضل ٹرہڑہ بیٹھو لے بھول گئے وہ پہلا سبق
بیچہ دیکھا قلہ دیکھا بھول گئے دستار کو دیکھ
منظر صابرا ایک بین و دونوں صورت پر وہ سیرت کا
چشم خدا بین کھول کے ضامن وحدت کے اسرار کو دیکھ

غزل و دیگر

واعظو یہ قصہ خوانی اور ہے
اسکی عمرِ جاودانی اور ہے

میں نے تحقیق رازدہانی اور ہے
مر گیا مرنے سے پہلے جو کوئی

دل بھی جو کبھی طبعی جسم
منا و عشق شکر از ده طبلایان
عشقش و دبا کر که چو خطرتا
دورخین آجلے کویج غلامان
جو بر نام عشق منیم ای جهان
کسے پیچون اگرین آہ شراب
عشق و سوز از دل
عشقش و دبا کر که چو خطرتا
دورخین آجلے کویج غلامان
جو بر نام عشق منیم ای جهان
کسے پیچون اگرین آہ شراب
عشق و سوز از دل

فہم

ب

دیکھ

ب

دیکھ

ب

را کو دیکھ

ہے

ہے

جا

بیا

انچاپ گمان کر سہ پر ریل
اٹا اسق منت شرا
گرہ کے بن بہاری جاؤں پکار

عید تیار ہے
حش حشین اور فاطمہ حبیبہ ایک
پری کی شکل دکھا

احسنے یکسیریم کا پردہ احسانم
رکھایا ہے

وہی تو بلاشبہ آرتی تن ترائی
آپ کیا

زسار آتشیں گل خندان پہ عاشقہ اس باغ سو خزانیں بھی تو گل نیا گھا خاموش ہو زشعین ہین چند فائدے عاشق کو چاہیو کہ وہ جل جل کے ہوندا ایو برق عشق خرم ہستی کو بھونکدے	افسوس بس بہار میں بلبل کی جان چلے بلبل کا جب ملک کر یہ نہ آشیان چلے پر وازہ دیکھو دم میں اگر کمان چلے صبطح سو چراغ کا یار و دھوان چلے مانند پنبہ میرا سبھی جسم و جان چلے
---	--

ظاہر ہے سوز و غم دل پر وازہ اور شمع حسرت کہ جان ضامن مسکین شان چلے

ہر کا بھید نہ پایا ضامن ہر کا بھید نہ پایا ہے
آپ ہی پر گھٹ ہو ہر جانی آپ میں آپ چھپایا ہے
آپ کے وہ سخن آفرین آپ کے فی انفسکم
آپ کے وہ تحت تباہی و اعبد کیون فرمایا ہے
جب تک تھا وہ پردے اندر سگر بھید رہا تھا چھپا
پر گھٹ ہو کر بیا کل ستیان انت بچار پڑھایا ہے
اٹ اور اٹ اور میں تو پیارے وہم خیال پڑھایا ہے
ظاہر و باطن آپ و سخن اپنا آپ دکھایا ہے

دو تالیفات آپ آرتی تن ترائی
آپ کیا
خود مجاہد ہے
سول بنصوڑ چاہا ہے
سیر کا

دو امان ضامن

عش نے دیکھو اللہ لوگوں کی کیا
تاچ بنایا ہے
آدم سے تباہی آویں بیکل آدم

کمان سے آیا ہے
سبھی ملائک میں خواہی ہر نی سے

آپ ہی ضامن آپ ہی منظر
آپ ہی عباد آپ ہی خدا
یہ گایا ہے

نیوٹی بیٹنگ میں کیا کیا رنگ
دکھایا ہے
اوش نہیں ملوہ دیدار دکھا دے
وہ سن گلو سوز و زار دکھا دے
گوشن تو اپنا سوز و زار دکھا دے
نام کو دین ملوہ کا دکھا دے
ایو یار

عشق کی آگ نے جلا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی
 لکھنا دل میں ملا کے باقی

<p>اگر یار زمین ابرو خدا رو کھا دے بیمار تری آنکھوں کا ہوں فقہ عالم موتی ہوئی بیہوش تری دیکھ تجلی عالم ترے جلوہ کا ہر مشتاق پریر پا مال کیا حسن و شاد ناز نے تیرے کو چرین تر و جلے کوئی پھر کے نہ آیا تو دیکھ مری طون ذرا حور شامل اور غنچہ دہن شک چمن باغ ارم یار اس طرح تڑپ رقص نما طائر سبیل میں دیکھتا ہوں تری قدرت کا تماشا</p>	<p>تو انہی شید و نکو یہ تلوار دکھا دے وہ چشم سیر ز گس بہار دکھا دے سہو بھی وہی جلوہ دیدار دکھا دے تو کھول کے کھڑکی سیر بازار دکھا دے اور شور فغن سہو وہ زقار دکھا دے تو سہو وہی قہقہہ دیوار دکھا دے اور شک قمر آئینہ زخار دکھا دے اور دروان و نلق گلزار دکھا دے صیاد کو تو مرغ گز قنار دکھا دے پر از زنان صابا سیرار دکھا دے</p>
---	---

<p>عشق نے خواب بے جگا کے مجھے جلوہ حسن رخ دکھا کے مجھے کون سی تھی پری وہ رشک فر</p>	<p>ضامن پر کرم کہ بہت دور سے آیا مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکھا دے</p>
---	---

عشق نے خواب بے جگا کے مجھے
 جلوہ حسن رخ دکھا کے مجھے
 کون سی تھی پری وہ رشک فر
 ضامن پر کرم کہ بہت دور سے آیا
 مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکھا دے

عشق نے شہر دہ کے اس کے ساتھ
 عجب خوش ۱۲ ارجان ان کی
 یا لئی ہنوس پھر ہنس کے ساتھ
 سارے گئے آج وہ مناسک کے ساتھ
 دیکھو ان ضامن
 آشنائی کا فن یہ ہے باہر
 لے جاؤ گھر میں آفتاب کے چہرے
 عین ہون سبکین عشق کا مارا
 بوسے کیا بار نہر شاد میں
 سنت بے رحم ہے وہ عاشق کے لئے
 گھر سے باہر گیا نکلا
 لے چلا اقبال بے بابا کے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے
 مہر کی چھایا عجب دھندلے

شور
 آشنائی
 نور
 آس
 قتل
 جگہ
 دل
 کھینچ
 جھپ
 اگر
 کب
 دا

